رجسٹرڈ ایل

الحکم

دار الامان قادیان

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

منارۃ المسیح

نمبر ۴	۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ۲۰ شوال سنہ ۱۳۱۹ھ یوم جمعہ	جلد ۶

فہرست مضامین

۱۔ مختصر نوٹ و نکات

۲۔ مکتوبات طیبات

(الف) جزا و اعمال پر لطیف بحث
(ب) کفارہ۔ نجات کا مفہوم۔
کفارہ کو نجات سے کیا تعلق؟۔
کفارہ کا اثر مسیح کی رسالت پر۔
لعنت اور مسیح اور کفارہ۔
یہودیوں اور عیسائیوں کی افراط و تفریط۔
نوع مسیحیت
مسیح پر اسلام کا احسان

۲ دوسری ملاقات

(الف) مامور اشاعت کیوں کرتا ہے۔
(ب) سوالات میں خلط نہیں چاہیے

۳۔ مذہبی قمار بازی] صفحہ ۵ کالم اول

۴۔ شناخت حق کے لیے امور ثلاثہ۔] صفحہ ۵ کالم ۲ سے صفحہ ۶ ک ۲

(الف) نصوص۔ اس معیار پر مسیحی مذہب] ۵ ک ۲
(ب) عقل سلیم اور مسیحی مذہب] صفحہ ۶ ک ۱
(ج) تائیدی نشان اور مسیحی مذہب] صفحہ ۶ ک ۱

۵۔ مسیح اور مسیح موعود کے نشانات] صفحہ ۶ ک ۳

۶۔ خطبہ عید الفطر۔ حکیم الامت] صفحہ ۷ ک ۳ [صفحہ ۸ ک ۳

۵۔ تلاوۃ قرآن کریم کے لیے اشارات] صفحہ ۸ ک ۳۔ صفحہ ۹ ک ۲

۶۔ سلسلہ عالیہ کے متعلق۔ صفحہ ۹ ک ۲

۷۔ پیسہ اخبار کی شوخ چشمی۔ صفحہ ۹ ک ۳۔ صفحہ ۱۴ تک

۸۔ قصیدہ تہنیتیہ بحضرت امام۔ صفحہ ۱۵

۹۔ دار الامان کا ہفتہ۔

۱۰ مبایعین سلسلہ احمدیہ کا کالم صفحہ ۱۶

۱۱۔ مذہبی دنیا کی خبریں۔ صفحہ ۱۶

۱۲۔ اشتہارات۔ صفحہ ۱۷ و ۱۸

مختصر نوٹ و نکات

تجدید دین مسجد نشین ملانوں یا شرایع جدیدہ کے موجد مشایخوں کا کام نہیں بلکہ یہ اس پاک دل انسان کا کام ہو سکتا ہے جو اپنی طہارت باطنی اور صفائی قلب اور عاشقانہ جوش کی وجہ سے مرتبہ الٰہی کے درجہ تک پہونچ گیا ہو۔ اسکی شناخت کے لیے یہ غلطی کیجاتی ہے کہ اپنے خانہ زاد اصولوں اور منطق پر اسکی دعاوی کو پرکھتے ہیں حالانکہ اسکی شناخت کی راہ وہی ہے جو خدا کے برگزیدہ نبیوں کی ہوتی ہے۔

دنیوی ریفارمروں اور خدا تعالے کے مامور وں میں ایک عظیم الشان فرق ہوتا ہے جو عوام کی نظر سے مستور رہتا ہے وہ کیا؟ ریفارمر جو خدا تعالی کی طرف سے مامور ہو کر نہیں آتا اسکے افعال و اعمال از قبیل کوشیدن ہوتے ہیں اور مامورین اللہ کے از قبیل جوشیدن۔ ریفارمر صرف قال سے

لیکن لطف کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ جو مسیح و مہدی کے سرے سے منکر ہیں وہ بھی ان مسجد نشینوں کے خانہ زاد کفر سے بچے ہوئے نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مولوی جن کی تعداد بہت ہی کم ہے اور معدودے چند ہیں ہر ایسے شخص کو جو جہاد کو حرام ٹھیرا کر اور گورنمنٹ برطانیہ کے حقوق اطاعت و وفاداری کی تعلیم دے اسکو کچھ اور وجوہ تراش اور بہانے رکھکر کافر ضرور کہدیتے ہیں اور اگر کھلے کھلے طور پر وہ اسی ایک مسئلہ پر کافر کہیں تو انکا نفاق اندر سے ڈرتا ہے چونکہ منافق میں اخلاقی جرأت نہیں ہوتی اسلئے صاف گو نہیں ہو سکتا۔

غرض بہت بڑا حصہ تعلیم یافتہ آزاد خیال لوگوں کا ہے اور ان کی نسبت ہمارا خیال ہے کہ وہ سرے سے ان عقائد کو مانتے ہی نہیں اس لیے وہ کبھی دینی لڑائیوں اور جہادوں کی منتظر نہیں ہیں اور وہ گورنمنٹ کے وفادار اور بہوا خواہ ہیں اور وہ بھی اس مسئلہ میں ہمارے ہی ساتھ ہیں۔

پھر جو باقی رہے ان میں سے ایک رئیس پارٹی ہے جو بڑے بڑے وہ بھی ان آزاد خیال لوگوں ہی کے ساتھ ہے یہ وہ پارٹی ہے جو بڑے بڑے شہروں میں انجمن اسلامیہ کے نام سے پکاری جاتی ہے جیسے لاہور و امرتسر وغیرہ ہند و پنجاب کے قریباً ہر بڑے شہر میں وہ بھی اس مسئلہ میں ہمارے ساتھ ہیں اور جو باقی بچتے ہیں انہیں سے ایک کثیر تعداد ان لوگوں کی ہے جو اپنے مذہبی فرائض کی بنا پر گورنمنٹ کی سچی وفادار رعایا ہیں اور جو مسیح اور مہدی کو مان کر **جہاد کی حرمت** کا فتویٰ دیتے ہیں یہ وہی قوم ہے جو احمدی قوم کے نام سے مشہور ہے اور جس کا بانی جناب **مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اور مہدی معہود** کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

اس آزاد خیال پارٹی کے تو کسیقدر کم مگر ہمارے خونخوار مخالف رہ جاتے ہیں جو **خونی مہدی** اور خونی مسیح کے منتظر ہیں۔ اور انکی ہی طرف ہمیشہ ہمارا روئے سخن رہا ہے۔

جو لوگ کسی خونی مہدی اور خونی مسیح کے منتظر نہیں اور جہاد کو اب حرام سمجھتے ہیں وہ ہمارے اس مسئلہ میں کبھی مخاطب نہیں۔ یہ

پیسہ اخبار گورنمنٹ کو دھوکا دینا چاہتا ہے کہ گویا ساٹھ کروڑ مسلمان اس کے خلاف ہیں حالانکہ وہ جماعت بھی ہمارے ساتھ ہے۔ اور وہ تمام **مذہب سے ناواقف** اور بہت ہی پست حالت میں رہنے والے مسلمان اور تعلیم یافتہ آزاد خیال لوگوں اور شریف طبع رئیس پارٹی کو جو گورنمنٹ کے سچے وفادار اور بہوا خواہ ہیں ان جنگ ملانوں اور مولویوں کی مد میں داخل کرنا چاہتا ہے **جنکا خونی مہدی اور خونی مسیح کا انتظار** اور سرکاری بنکوں کی لوٹ کا خیال اور عقیدہ جنون کی حد تک پہونچ گیا ہے وہ ان کتابوں کو پڑھتے ہیں اور اپنے گھروں میں رکھتے ہیں اور جن کے رشید شاگرد آئے دن سرحد پر ریشہ دوانیاں کرتے رہتے ہیں۔

ہم ان سوختنی کتابوں کا ذکر نہ کرتے اگر پیسہ اخبار اس ناگوار بحث کو نہ چھیڑتا۔ اس لیے ہم گورنمنٹ کو اس امر کیطرف بھی توجہ دلانے کی سعی کرتے ہیں کہ وہ ان مخالف مولویوں کی تلاشی لیکر دیکھے کہ انھوں نے ایسی کتابیں کیوں اپنے گھروں میں رکھی ہوئی ہیں۔ ہماری رائے ہے کہ ان کتابوں کو جمع کر کے تلف کر دیا جاوے جنسے ایسے گندے خیالات پیدا ہوتے ہیں

اب پیسہ اخبار بتائے کہ یہ کسقدر کمینہ جھوٹ ہے کہ **حضرت مسیح موعود** مسلمانان ہند کو جہاد کا شائق قرار دینے والا بیان کرتا ہے۔ **حضرت مسیح موعود** کا روئے سخن ہمیشہ ان مولویوں کیطرف رہا ہے جنکا **خونی مہدی** کے انتظار کا عقیدہ جنون کی حد تک پہونچ چکا ہے اور اس امر کے اعلان اور اظہار میں ہم کبھی سے نہیں رہے کہ **خونی مہدی کے انتظار کا عقیدہ** رکھنے والا **کبھی وفاداری** کے خیالات رکھ نہیں سکتا۔ ہم گورنمنٹ کی توجہ اور پبلک کی غور کے لیے ذیل میں خونی مہدی کے متعلق جو عقیدہ ہے بیان کیا جاتا ہے پیش کرتے ہیں اور پھر پیسہ اخبار سے پوچھتے ہیں کہ **کیا وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے؟** اور یہ عقیدہ رکھکر کیونکر کوئی سچا وفادار کہلا سکتا ہے ہم زیادہ چون و چرا سننا نہیں چاہتے پیسہ اخبار **اس عقیدہ کو یا تسلیم کرے یا انکار کرے گورنمنٹ خود فیصلہ کریگی** اور پیسہ اخبار کی خیالی کمیشن کا سودا بھی سر سے اتر جاوے گا

اور وہ عقیدہ جو خونی مہدی کے متعلق ہم ذیل میں درج کرتے ہیں وہ ہے جو **نواب صدیق حسن خان** کی کتابوں سے اقتباس کر کے لکھا جاتا ہے یہ وہی صدیق حسن ہے جسکو پیسہ اخبار کا **مقبول مولوی** ابو سعید محمد حسین اپنی اشاعۃ السنہ میں **مجدد** مانتا ہے۔ اسکا عقیدہ یہ ہے تو پھر محمد حسین کے عقیدہ کو اسی پر قیاس کر لو۔

"ہمارے مخالف مولویوں کا عقیدہ خونی مہدی کی نسبت"

نواب صدیق حسن خان اپنی کتاب **حجج الکرامہ** کے صفحہ ۳۰۳ میں اور نیز اسکا بیٹا سید نور الحسن خان اپنی کتاب **اقتراب الساعۃ** کے صفحہ ۶۴ میں مہدی کی نسبت اہل حدیث کے عقیدہ کو اسطرح بیان کرتے ہیں جسکا خلاصہ یہ ہے۔

مہدی ظاہر ہوتے ہی اسقدر عیسائیوں کو قتل کرے گا کہ جو انمیں سے باقی بچ جائینگے انکو حکومت اور بادشاہت کا حوصلہ نہیں رہیگا۔ اور ریاست کی ہوا ان کے دماغ سے نکل جائیگی اور ذلیل ہو کر بھاگ جائیں گے۔ پھر اسی حجج الکرامہ کے صفحہ ۴۲۴ سطر ۲ میں لکھا ہے کہ اس فتح کے بعد مہدی ہندوستان پر چڑھائی کریگا اور ہندوستان کو فتح کر لیگا۔ اور ہندوستان کے بادشاہ کو گردن میں طوق ڈالکر اس کے سامنے حاضر کیا جائے گا اور تمام خزانے اور بنک گورنمنٹ کے لوٹ لیں گے

اور پھر اسی کی تشریح زیادہ کتاب اقتراب الساعۃ کے صفحہ ۶۴ میں اسطرح کی ہے جو صفحہ ۶۴ کی ۱۳ سطر سے ۱۸ تک یہ عبارت ہے

"ہندوستان کے بادشاہوں کو گردن میں طوق ڈالکر ان کے یعنی مہدی کے سامنے لائیں گے ان کے خزائن بیت المقدس کا زیور کیے جاوینگے" پھر اس کے بعد اپنی رائے بیان کرتا ہے اور اس رائے کی تائید میں اسکے اپنے الفاظ یہ میں کہتا ہوں ہند میں اب تو کوئی بادشاہ بھی نہیں ہے یہی چند رئیس ہندو یا مسلمان ہیں سو وہ کچھ حاکم مستقل نہیں ہیں لیکن نام

ہیں۔ اس ولایت کے بادشاہ یوروپین ہیں غالباً اسوقت تک یعنی مہدی کے زمانہ تک یہی حاکم یہاں کے رہینگے ان ہی کو ان کے روبرو یعنی مہدی کے روبرو گرفتار کرکے لے جائیں گے۔

اور اوپر یہی شخص لکھ چکا ہے کہ گردن میں طوق ڈالکر مہدی کے روبرو حاضر کریں گے اور حجج الکرامہ میں لکھا ہے کہ وہ زمانہ قریب ہے اور غالباً چودھویں صدی ہجری میں یہ سب کچھ ہو جائے گا۔

اور پھر صفحہ ۶۵ **اقتراب الساعۃ** میں لکھا ہے کہ مہدی عیسائیوں کی صلیب کو توڑے گا یعنی ان کے مذہب کا نام و نشان نہیں چھوڑیگا اور پھر حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۸۱ میں لکھا ہے کہ عیسیٰ آسمان سے اتر کر مہدی کا وزیر بنیگا اور بادشاہ مہدی ہوگا پھر صفحہ ۳۸۳ حجج الکرامہ میں خوشخبری دیتا ہے کہ اب مہدی کا زمانہ قریب آگیا ہے۔

پھر صفحہ ۳۹۳ میں لکھتا ہے کہ ایک فرقہ مسلمانوں کا جو اسبات کو نہیں مانتا کہ مہدی اس شان اور رسم یعنی غازی اور مجاہد ہونے کے طور پر آئے گا وہ فرقہ غلطی پر ہے کیونکہ اس نشان کے ساتھ مہدی کا ظاہر ہونا **صحاح ستہ** سے یعنی حدیث کی چھ معتبر کتابوں سے ثابت ہوتا ہے پھر صفحہ ۳۹۵ حجج الکرامہ میں نواب صدیق حسن خان لکھتا ہے کہ زمانہ ظہور مہدی کا اب بہت قریب ہے تمام علامتیں ظاہر ہو چکی ہیں اور اسلام بہت کمزور ہو گیا ہے اور پھر حجج الکرامہ کے صفحہ ۴۲۴ میں لکھتا ہے کہ عیسیٰ بھی مہدی کیطرح تلوار کے ساتھ اسلام پھیلائے گا۔ دو ہی باتیں ہونگی یا قتل یا اسلام۔ اور کتاب احوال الآخرۃ کے صفحہ [illegible] میں لکھا ہے کہ جو عیسائی ایمان نہیں لائیں گے وہ سب قتل کر دیے جائیں گے۔"

غرض یہ وہ عقائد ہیں جو نواب صدیق حسن خان نے بیان کئے ہیں جسکو مولوی محمد حسین ایڈیٹر اشاعۃ السنہ (جسکی تحریر کو جو جہاد کے متعلق اس نے لکھی ہوگی پیسہ اخبار بدرجہا بہتر قرار دیتا ہے) **مجدد** بتاتا ہے۔

اب ہم پیسہ اخبار سے پوچھتے ہیں کہ

وہ ان عقائد والوں کو کیا کہتا ہے

لازم ہے کہ اپنی پیچدار تحریروں کو جنہیں اصلیت کے چھپانے کی کوشش کیجاتی ہے چھوڑ کر پبلک اور گورنمنٹ کی اطلاع کے لیے صاف اور موٹے الفاظ میں لکھدے کہ اسکا اپنا عقیدہ ان عقائد کے متعلق کیا ہے؟ اور وہ ایسے عقیدہ رکھنے والوں کو کیا کہتا ہے؟ اگر اس کے دل میں چور نہیں اور وہ ان مولویوں کا (جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں اور جن کی تعداد مغالطہ دینے کے واسطے سات کروڑ عام مسلمان لکھکر بتانی چاہتا ہے) **بخوبی رازداں ہے تو خود ہی بیزاری ان مولویوں کے دستخط سے کرکے شائع کرے** ہم گورنمنٹ کو کبھی مغالطہ میں رہنے دینا نہیں چاہتے یہی ایک مسئلہ ہے جس کی بنا پر ہمارے سید و مولیٰ **حضرت مسیح موعودؑ** کی مخالفت میں یہ لوگ گلے کی رگیں پھلا کر شور مچاتے ہیں۔ ہم ہمیں بے شک راضی ہیں اور انشراح صدر کے ساتھ پیسہ اخبار کی ہی تجویز پر عمل کرنے کی درخواست کرتے ہیں کہ گورنمنٹ سے ملکر ایک کمیشن کی درخواست کریں جو یہ تحقیقات کرے کہ کس کے عقائد خطرناک ہیں؟۔

پیسہ اخبار اگر دیانت داری سے کام لیتا تو اسکو ایسی کمیشن کی درخواست کرنی چاہیے تھی برخلاف اس کے وہ اس امر کو بھی مغالطہ اور دھوکے کے رنگ میں پیش کرنا چاہتا ہے جیسا کہ ہم اسکی غلط بیانیوں کے سلسلہ میں ابھی مفصل بیان کر چکے ہیں اب معاملہ بالکل صاف ہے اور گورنمنٹ کو اس معاملہ پر ہمیشہ کے لیے فیصلہ کرنے کا ایک آسان طریق ہاتھ آیا ہے کہ اس قسم کے عقائد جو نواب صدیق حسن خان اور ان کے بیٹے سید نور الحسن خان نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں اور ہم نہایت افسوس سے ظاہر کرتے ہیں کہ ان بیہودہ کتابوں کے حوالے ہمکو یہاں درج کرنے پڑے لیکن کیا عجب ان بیہودہ پرداز تحریروں پر گورنمنٹ کو اطلاع ہو کر ہمیشہ کے لیے ان کا ستیاناس ہو جاوے اور خونی مہدی کے منتظروں کے یہ مخفی ہتھیار چھین لیے جاویں گورنمنٹ مسلمانوں پر بڑا احسان کرے گی۔ اگر ایسی کتابوں کو تلف کردے جن میں لکھا ہے کہ **مہدی کے وقت میں ہندوستان کے بادشاہ کی گردن میں طوق ڈالکر اس کے سامنے پیش کیا جاوے گا اور تمام خزانے اور بنک گورنمنٹ کے لوٹ لیں گے اور یہ کہ ہندوستان کے بادشاہ یورپین ہی ہونگے ان ہی کو مہدی کے روبرو گرفتار کرکے لے جائیں گے۔** وغیرہ وغیرہ۔

خونی مہدی کا عقیدہ رکھنے والوں کے عقائد گورنمنٹ انکو پیسہ اخبار ہی کی وساطت سے تمام مولویوں کے سامنے پیش کرے اور ان سے فتویٰ لے کہ ایسا عقیدہ رکھنے والوں کے متعلق وہ کیا کہتے ہیں پھر گورنمنٹ کو معلوم ہو جائے گا کہ حق کس کے ساتھ ہے؟ منافقانہ طرز ہم پسند نہیں کرتے پیسہ اخبار صفائی باطن کے ساتھ اس امر کے لیے طیار ہو تو ایسا ہی ایک فتوے پر جو جہاد کے حرام ہونے اور خونی مہدی اور خونی مسیح کے انتظار کی مخالفت میں ہو ان تمام مولویوں کے جو ہمیں کافر کہتے ہیں تصدیقی دستخط کرا دے۔ پھر وہ کثرت کے ساتھ اسلامی ملکوں میں شائع کر دے تاکہ ہمیشہ کے لیے یہ **خوفناک انتظار** جس نے ہمیشہ لاکھوں کروڑوں آدمیوں کے خون کرائے ہیں اور مصر اور سوڈان کے کاذبوں کی خون ریزیاں ابھی تک تازہ ہیں مٹا دیا جاوے۔ **ہم بہت ہی خوش ہوں گے اگر پیسہ اخبار اپنی اور مولویوں کی بریت اور صفائی کے لیے اس فیصلہ پر رضامند ہو جاوے اور اپنا ذمہ لے** لیکن اگر وہ اس امر کے لیے طیار نہ ہو اور اسکو اپنی غلط بیانی کیطرح جو اس نے گورنمنٹ پر الزام لگایا تھا کہ وہ **حضرت مسیح موعود اور اسکی جماعت کی خدمات کو غیر خالص سمجھتی ہے** پیچدار عبارتوں میں چھپانا چاہے تو گورنمنٹ اور پبلک آپ سوچنے والی ہے۔

تیسری غلط بیانی

پیسہ اخبار لکھتا ہے "کہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ کہ انہوں نے اپنی ہی تحریرات میں مسلمانوں کو جہاد کرنیکی ممانعت اور گورنمنٹ کی وفاداری کی تاکید کی ہے اس لیے سب مسلمان انہیں کافر وغیرہ کہتے ہیں مرزا صاحب اور ان کے مرید بخوبی جانتے ہیں کہ ان سے سالہا سال پہلے سر سید احمد خان اور ان کے بعد مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنہ نے جہاد کے مسئلہ پر مرزا صاحب سے بدرجہا بہتر کتابیں لکھی ہیں۔"

پیسہ اخبار کو خود دیدہ جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہ آئی حد جوش میں لکھدیا کہ مرزا صاحب سے سالہا سال پہلے محمد حسین یا سید احمد خان نے جہاد کے

مسئلہ پر بیدریغ بہتر کتابیں لکھی ہیں۔

پیسہ اخبار اگر تجاہل عارفانہ نہیں کرتا اور وہ ضمیر فروشی سے کام نہیں لیتا تو وہ بہت جلد اپنی اس خطا کا اقرار کرلے گا جب اُسے معلوم ہو جائے گا کہ مرزا صاحب سے پہلے لکھنے والوں کا نام لینے میں اس نے غلطی کھائی ہے ہم بہت پیچھے چلتے ہیں یہانتک کہ ۱۸۵۷ء کے خطرناک اور بھیانک نظارہ تک پہونچتے ہیں پیسہ اخبار بتائے کہ کیا اُسوقت مولویوں نے جہاد کے فتوے نہ دیئے تھے اور کیا بعض مولوی سرکاری تحقیقات کے نیچے نہ آئے تھے؟ اگر ایسا ہوا تھا اور ضرور ہوا تھا تو پھر ہم پیسہ اخبار سے پوچھتے ہیں کہ اسوقت کیا عالی جناب مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم والد حضرت مسیح موعود نے پچاس گھوڑوں اور سواروں کے ساتھ گورنمنٹ کو مدد نہ دی تھی؟ اب اس سے پیچھے کتنی دور پیسہ اخبار جانا چاہتا ہے یہ تو عملی طور پر حضرت اقدس کے خاندان کی مدد تھی کہ ایسے وقت میں (جو مسجدوں کے ٹکڑوں پر گذارہ کرنے والے مُلّا جہاد کے فتوے دیتے تھے اور آجتک بھی جن کے خیالات اور معتقدات خونی مہدی اور خونی مسیح کے متعلق ویسے ہی ہیں) حضرت مسیح موعود کا خاندان گورنمنٹ کی امداد کے لیے سربکف اور جاں نثار ثابت ہوا۔ اور جسکی عزت پیسہ اخبار کے خاندان کو کبھی نہیں ملی + سید احمد خان کا ذکر جانے دو۔ کیونکہ وہ خود **حضرت اقدس مسیح موعود** کے وفادارانہ جوش کی تعریف کرتا اور مسلمانوں کو اسکے اختیار کرنے کی رائے دیتا ہے اور وہ مر چکا ہے لیکن محمد حسین زندہ ہے اب اگر کوئی حمیت اور غیرت باقی ہے تو محمد حسین کی ان تحریروں کا پتہ دو جو مسئلہ جہاد کے متعلق حضرت اقدس سے پہلے شائع ہوئی ہیں۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ محمد حسین نے جو ریویو براہین احمدیہ پر لکھا ہے اسکو بھی اپنے سامنے رکھ لینا خصوصاً اشاعۃ السنہ نمبر ۶ جلد ۷ ۱۸۸۴ء کو بھی آنکھیں کھولکر پڑھنا کہ اس تلخ دشمن کو کیا ماننا پڑا ہے ہم مولوی محمد حسین ہی کے الفاظ میں پیسہ اخبار کو جواب دیتے ہیں +

ایسے شخص پر یہ بہتان کہ اس کے دل میں گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت ہے اور اسکی کتاب کی نسبت یہ گمان کہ وہ **گورنمنٹ کی مخالف ہے پرلے سرے کی بے ایمانی** اور **شرارت شیطانی** نہیں تو کیا ہے؟ خیرخواہان سلطنت و پیروان سچے اسلام **ان یاوہ گو حاسدوں** کی ایسی باتیں ہرگز نہ سنیں اور اس کتاب یا مؤلف کیطرف سے سوء ظنی کو اپنے دلوں میں جگہ نہ دیں گورنمنٹ سے تو ہم پہلے ہی مطمئن ہیں کہ وہ ان باتوں کو مؤلف کی نسبت ہرگز نہ سنیگی بلکہ جو ان باتوں کو گورنمنٹ تک پہونچاوے گا اسکو اسکی **دروغگوئی پر سخت سرزنش کرے گی**۔

اب پیسہ اخبار اگر حضرت اقدس کی خدمات کو خواہ نخواہ گورنمنٹ کی لسان ہوکر **غیرخالص قرار دیتا ہے** تو اس کے لیے مولوی محمد حسین کی رائے بےشک قابل تعریف ہے۔

کیوں ایڈیٹر پیسہ اخبار صاحب! اب تو آپ خوش ہیں ہم مولوی محمد حسین کے ہم آہنگ ہو کر گورنمنٹ کے حضور باادب عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جو شخص مؤلف براہین احمدیہ کی نسبت ایسا گمان کرے یا ایسے خیالات پھیلانا چاہے اسکو اسکی دروغگوئی میں ضرور سرزنش کرنی چاہیے ہمیں اُمید ہے کہ مولوی محمد حسین کی اس زریں رائے کو پیسہ اخبار جلی قلم سے چھاپ دے گا۔ اب ہم اس امر کا بھی فیصلہ کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت اقدس سے پہلے جہاد پر تحریریں شائع ہوئی ہیں اول تو جہانتک ہمارا علم ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب کی کوئی تحریر اس سے پہلے نہیں نکلی اگر نکلی ہے تو اسکا ثبوت پیسہ اخبار کے ذمہ ہے وہ دکھاوے کہ کس کتاب میں سب سے پہلے مولوی محمد حسین نے کونسا رسالہ جہاد شایع کیا تھا؟ حضرت اقدس نے براہین احمدیہ کے زمانہ سے کہ جسکو ۲۲ برس سے زیادہ کا زمانہ ہوا کہ اس خدمت کو اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور آجتک اسکو پورا کر رہے ہیں چنانچہ براہین میں جو **اسلامی انجمنوں کی خدمت میں التماس ضروری** کے عنوان سے مضمون لکھا تھا اور اس میں آپ نے یہ تجویز کی تھی کہ چند مولوی صاحبان جنکی فضیلت علم اور زہد اور تقوی اکثر لوگوں کی نظر میں مسلم الثبوت ہو اس امر کے لیے چن لیے جائیں اور اطراف و اکناف کے اہل علم کہ جو اپنے مسکن کے گرد و نواح میں کسیقدر شہرت رکھتے ہوں اپنی اپنی عالمانہ تحریریں جنمیں بطریق شریعت حقہ سلطنت انگلشیہ سے جو مسلمانان ہند کی مربی و محسن ہے جہاد کرنیکی صاف ممانعت ہو لکھیں جب سب خطوط جمع ہو جائیں تو یہ مجموعہ مکتوبات علماء ہند کے نام سے موسوم ہو سکتا ہے کسی خوشخط مطبع میں بصحت تمام چھاپا جاوے اور اسکے نسخجات متفرق مواضع پنجاب و ہندوستان اور خاصکر سرحدی ملکوں میں تقسیم کیے جائیں وغیرہ وغیرہ۔

پھر پیسہ اخبار بتائے کہ کیا یہ احسن تجویز مسلمانوں کی اظہار وفاداری کے لیے نہ تھی؟ پھر بتلائے کہ کتنے مولویوں نے اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہمکو کہنا پڑے گا کہ ایک نے بھی نہیں۔ اور جب کوئی اس خدمت کو کرنیوالا نہ نکلا تو خود حضرت مسیح موعود نے اس خدمت کو سرانجام دیا۔ اور آجتک اسی جوش میں چل رہے ہیں بلکہ سب سے بڑھکر یہ کام کیا کہ **اپنی شرائط بیعت میں اس امر کو داخل کر لیا** اور اسکو ایک مذہبی عقیدہ بنا دیا۔ اب پیسہ اخبار کو شرم کرنی چاہیے اس قسم کا کمینہ جھوٹ بولتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود سے پہلے کی تحریریں جہاد پر بیدریغ بہتر ہیں۔ وہ ایک بھی ایسی تحریر پیش نہیں کر سکتا اگر ایسی تحریریں پہلے سے موجود نہیں تو ڈاکٹر ہنٹر نے کیوں مستقل تحریر میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ مسلمان لوگ سرکار انگریزی کے **دلی خیرخواہ نہیں اور انگریزوں سے جہاد کرنا فرض** سمجھتے ہیں۔

محمد حسین صاحب اشاعۃ السنہ کی تحریریں جو اس نے جہاد کے متعلق شائع کی ہیں اگر وہ بہت پہلے شائع ہو چکی تھیں اور بیدریغ بہتر تھیں تو انکو پڑھ کر ہی ہنٹر کو یہ رائے قائم کرنے کا موقع کیوں ملا؟ پیسہ اخبار اس کا کوئی جواب نہیں دے سکے گا کیونکہ یہ صرف ایک کمینہ جھوٹ تھا جو اس نے بولا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے پہلے محمد حسین کی تحریر مسئلہ جہاد پر بہتر شائع ہو چکی ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود

کے خلاف لکھنے سے اسے شرم کرنی چاہیئے تھی۔

چوتھی غلط بیانی

پیسہ اخبار حضرت مرزا صاحب کی تحریروں کو مفسدانہ اور بغاوت انگیز تحریر کرتا ہے۔ بڑے شرم کی بات ہے کہ پیسہ اخبار نے آجتک کبھی ان مولویوں کے متعلق ایک لفظ نہ لکھا جو بغاوت پھیلانے کی کتابیں **اقتراب الساعۃ** اور **حجج الکرامۃ** وغیرہ بغلوں میں دبائے ہوئے خونی مہدی کا انتظار کرتے ہیں اور جو شخص ایسے مفسدانہ عقائد کی تردید کرے۔ اور صلح اور امن کی باتوں کی اشاعت کرے۔ جہاد کی حرمت کا فتوے شائع کرے اسکی تحریریں پیسہ اخبار کے نزدیک مفسدانہ تحریریں قرار دیجاویں!

ہم مختصر طور پر حضرت اقدس کی کل تصنیفات کا خلاصہ پیش کردیتے ہیں گورنمنٹ منصور غور کرے کہ اس تعلیم کو پیسہ اخبار مفسدانہ قرار دینے میں بجائے خود مفسدانہ تحریر کا ارتکاب کرتا ہے یا نہیں؟

اوّل خونی مہدی اور خونی مسیح کی حدیثیں صحیح نہیں اور کوئی ایسا آدمی جو آکر خونریزی کرے اور یورپین بادشاہ کے گلے میں طوق ڈالکر اپنے سامنے لائے ہرگز ہرگز آنیوالا نہیں ہے۔

دوم۔ گورنمنٹ انگلشیہ کی اطاعت اور وفاداری فرض ہے کیونکہ یہ اولوالامر میں داخل ہے۔

سوم اب دین کے لیے مذہبی لڑائیاں بالکل حرام ہیں۔ دین اور مذہب کے نام سے تلوار اُٹھانے والا اور گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد کا خیال رکھنے والا اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایتوں کے خلاف کرتا ہے اور اسلام کی حدود سے نکل جاتا ہے۔

چہارم۔ آنے والا مسیح اور مہدی جس کا وعدہ دیا گیا ہے وہ ایک ہی شخص ہوگا جو مسیح ابن مریم کے نمونہ پر آئے گا یعنی جسطرح حضرت عیسیٰ نے آکر موسوی جنگوں کا خاتمہ کردیا تھا اور تلوار کو اُٹھا دیا تھا اسی طرح پر مسیح محمدی جو مسیح موسوی کیطرح چودھویں صدی میں آئے گا امن اور سلامتی کا شہزادہ ہوکر آئے گا اسلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نشان یہ مقرر کیا ہے کہ **یضع الحرب** یعنی وہ مہدی جسکا دوسرا نام مسیح ہے۔ جنگ اور دینی لڑائیوں کو قطعاً موقوف کردے گا چنانچہ **حضرت مسیح موعود علیہ السلام** نے جب یہ دعویٰ کیا ساتھ ہی دین کے لیے لڑائیوں کے خلاف فتوی دیا۔ اور چونکہ مسیح موعود کا یہ نشان ہے اسلیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بار بار اپنی تحریروں تقریروں میں اس مسئلہ کی عام اشاعت کررہے ہیں۔

پنجم۔ جو شخص اسوقت دین کے لیے لڑائی کرتا ہے یا کسی لڑنے والے کی تائید کرتا ہے ظاہر یا پوشیدہ طور پر ایسا مشورہ دیتا ہے یا اس قسم کی کتابیں تصنیف کرنے یا کرانے کی تحریک قوم میں نہیں کرتا جو ایسے مفسدانہ خیالات پھیلا سکتی ہیں۔ یا دل میں ایسی آرزو ہی رکھتا ہے وہ خدا اور رسول کا نافرمان ہے انکی وصایا۔ حدود اور فرائض سے باہر چلا گیا ہے۔

ششم۔ وہ مسیح موعود جس کا دوسرا نام مہدی بھی ہے اور جسکا کام جہاد اور دینی لڑائیوں کو اُٹھا دینا ہے اور دین کو مسیحائی کے انوار اور اخلاقی معجزات اور خدا کے قرب کے نشانوں سے دیگر مختلف مذاہب پر غالب کرنا ہے وہ میں ہوں۔

ہفتم حضرت مسیح علیہ السلام اپنی طبعی موت سے وفات پاچکے ہیں اور یہ جو خونی مہدی کے منتظر مولوی اپنی غلطی سے انکو زندہ آسمان پر بیٹھا جانتے ہیں اور دوسرے مسلمانوں کے عقائد توحید کو بگاڑتے ہیں اور انکی معجزات انسانی حدود سے بڑھاتے ہیں صحیح نہیں اور ایسا ہی عیسائی جو ان کو صلیب کی موت سے مار کر ملعون قرار دیتے ہیں ہم کبھی بھی خدا کے ایک برگزیدہ نبی اور راستباز کی نسبت یہ گوارا نہیں کرسکتے کہ انکو ملعون کہا جاوے یہ عیسائیوں کی غلطی ہے۔

یہ امور ہیں جو حضرت مسیح موعود کی تعلیمات اور تمام کتابوں کا خلاصہ ہیں۔ اگر پیسہ اخبار کے نزدیک یہ مفسدانہ ہیں تو گورنمنٹ خود اندازہ کرسکتی ہے کہ پیسہ اخبار کی اس رنگ کے کیا معنے ہیں۔

پیسہ اخبار نے کمیشن کے تقرر میں جو امر زیر بحث لانا چاہا ہے اس میں بھی گورنمنٹ اور پبلک کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی ہے ہماری دلی آرزو ہے کہ گورنمنٹ ایسی کمیشن بے شک مقرر کرے اور اس کیلئے غور طلب یہ امور ہوں۔

اوّل حضرت مسیح موعود اور انکی جماعت کے عقائد دربارہ مسیح و مہدی کیا ہیں؟ اور انکے مخالف الرائے مولویوں (جنمیں پیسہ اخبار بھی شامل ہے) کے عقائد کیا ہیں؟ خونی مہدی اور خونی مسیح کے منتظر کون ہیں؟

دوم گورنمنٹ انگلشیہ کے ساتھ جہاد کے حرام ہونے کا فتوی مسیح موعود نے دیا یا ان مولویوں نے جو خونی مہدی کے منتظر ہیں۔؟

سوم۔ کیا پیسہ اخبار نے بھی اس فتوی کو شائع کیا جو جہاد کی حرمت پر مسیح موعود کیطرف سے شائع کیا گیا تھا؟ اگر نہیں تو کیوں؟

چہارم۔ یہ تجویز سب سے اوّل کس نے کی تھی کہ کل جید اور معتبر اور اہل اثر علماء اپنی مؤثر تحریریں جو گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری اور سچی اطاعت اور جہاد کے لغو خیالات کے ابطال کیلئے ہوں لکھیں اور وہ **مکتوبات علماء ہند** کے نام سے طبع ہوکر شائع کی جاویں۔ خصوصاً سرحدی علاقوں میں۔ پھر کسقدر مولویوں نے اس تجویز کی تائید کی اور کتنوں نے عمل کیا۔؟

پنجم عملی طور پر کسنے ہمیشہ گورنمنٹ کی وفاداری اور جہاد کی حرمت کے عقائد کو کثرت کے ساتھ شائع کیا اور کررہا ہے؟ اور ضروری موقعوں پر کس نے اپنی طاقت کے موافق مدد دی ہے مثلاً طاعون کے فتنہ پر یا ٹرنسوال کے مجروحوں کی ہمدردی میں۔

ششم۔ ایسی کتابوں کی نسبت جنمیں خونی مہدی اور خونی مسیح کے آنے کے متعلق اشتعال دلانیوالی تحریریں ہیں کسنے نفرت دلانی چاہی

ہفتم۔ مذہبی مناظرات کی اصلاح کسنے کرنی چاہی کہ دس سال تک مذہبی مباحثے روک دیے جاویں یا کوئی فریق دوسرے فریق پر وہ اعتراض نہ کرے جو خود اسکے اپنے مذہب یا کتاب پر ہوسکتا ہے یا دوسرے فریق کی مسلّم مذہبی کتب میں نہیں؟ اور اس اصول کی اشاعت میں جو امن اور صلحکاری کے لیے بہت ہی قابل قدر اصول تھا پیسہ اخبار یا اس کے ہمخیال مولویوں نے کہاں تک مدد دی؟

ہشتم طاعون کے متعلق جو لوگوں کو اپنے اخلاق اور اعمال اور اپنے سچے تعلقات

خدا تعالیٰ کے ساتھ اور گورنمنٹ کے ساتھ قائم کرنے کی ہدایت کی تو کتنے مخالفوں نے ایسی مفید اور مؤثر ہدایتوں کی اشاعت میں کوشش کی خود مسیح موعود اور اسکی جماعت نے یا پیسہ اخبار اور اسکے ہمخیال مولویوں نے۔

نہم۔ کتنے اور قدر اشتہارات اور رسائل وہ کارگر کتنے شائع کیے حضرت مسیح موعود کی جماعت نے یا مخالفوں نے۔

دہم۔ حضرت مسیح موعود کا خاندان ہمیشہ سے گورنمنٹ کا وفادار اور مناسب موقعوں پر امداد دینے والا رہا ہے یا ان مخالف مولویوں اور ملان طبع پیسہ اخبار کا؟ تاکہ معلوم ہو جاوے کہ کس کا خاندان گورنمنٹ کا ہمیشہ سے خیر خواہ رہا ہے۔

یازدہم۔ گورنمنٹ اپنی چٹھیوں میں حضرت مسیح موعود کی وفادارانہ خدمات کی قدر اور شکر گزاری کی ہے جو پیسہ اخبار جو گورنمنٹ کیطرف منسوب کرتا ہے کہ وہ انہیں غیر خالص قرار دیتی ہے۔ اس الزام کا اثر خود گورنمنٹ اور ان خاندانوں پر جن کے تعلقات گورنمنٹ کے ساتھ ہمیشہ وفادارانہ اور دوستانہ رہے ہیں) یا اور عام رعایا پر کیا پڑیگا

یہ گیارہ امور ہیں جو سردست ہم پیش کرتے ہیں اگر پیسہ اخبار کمیشن ہی کا خواہشمند ہے تو ہم شوق سے اسکی آرزو کرتے ہیں۔

پانچویں غلط بیانی

پیسہ اخبار لکھتا ہے کہ "گورنمنٹ سے حضرت مسیح موعود نے خطاب مانگا ہے" خطاب مانگنے میں کوئی شرعی اخلاقی۔ عرفی۔ گناہ ہے یا نہیں اور اس سے کسی مامور من اللہ کی شان پر کوئی حرف آسکتا ہے یا نہیں یہ سوال خود پیسہ اخبار کے حل کرنے کے قابل ہے اور ہماری رائے میں تو جب خدا تعالیٰ کا مامور و مرسل مسیح ابن مریم ہیرودیس کی رومی گورنمنٹ کے تحت آ سکتا ہے اور اسکی ماتحتی میں اسکی اس شان اور عہدہ میں کوئی فرق نہیں آسکتا تو اگر محمدی سلسلہ کا خاتم مسیح موعود برٹش گورنمنٹ کی ماتحتی پر ناز کرے اور گورنمنٹ اپنی قدر دانی اور بندگی کا ثبوت دے تو کیا عیب؟ کیونکہ ماموروں کی شان و بندگی اس خدمت کے لحاظ سے ہوتی ہے جو وہ خدا کی طرف سے لیکر آتا ہے + تاہم حضرت مسیح موعود کی طرف سے کبھی کوئی درخواست عطاء خطاب کے لیے پیش نہیں کی گئی اگر پیسہ اخبار گورنمنٹ اور پبلک کو گمراہ کرنا نہیں چاہتا تو اگر ایسے شرمناک اور کمینہ جھوٹ بولنے سے شرم کرنی چاہیے۔ بلکہ ہم نے الحکم نمبر ۴۴ جلد ۵ صفحہ میں مندرجہ ذیل فقرے لکھے ہیں جو پیسہ اخبار کو آنکھیں کھول کر پڑھنے چاہییں۔

"ہمارا مذہب یہ ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ جہاد حرام ہے اور اسکی اطاعت خدا کے اس حکم کے موافق ہے جو اس نے اولو الامر کی اطاعت کا دیا ہے ہم گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری میں خدا تعالیٰ کی رضا سمجھتے ہیں۔ اسی لیے ہمیں اس امر کی ذرا بھی پروا نہیں ہوتی کہ ان خدمات کے معاوضے جو احمدی قوم کے لیڈر کی طرف سے ۲۵ سال سے مسلمانوں کو جہاد کے متعلق غلط فہمیوں کے دور کرنے اور گورنمنٹ کی سچی اطاعت کے رشتہ میں منسلک کرنے کے متعلق ہو رہی ہیں گورنمنٹ سے کسی خطاب یا اجر کی امید رکھیں ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ہمارا ہادی ان باتوں کی ذرا بھی پروا نہیں کرتا ہم گورنمنٹ کی ساری عطوفت اور کرم فرمائیوں کی احسان سمجھتے ہیں کہ ہماری جان و مال ہماری عزتیں خدا تعالیٰ نے اس محسن گورنمنٹ کے ذریعہ محفوظ کر دی ہیں اور ہمیں آزادی بخشی ہے کہ ہم ان سچی اور پاک ہدایتوں کو جو ہمارا امام لیکر آیا ہے مشتہر کر سکیں اور محض اس گورنمنٹ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ہمکو ان درندہ طبع لوگوں سے بچایا جو ہمارے خون حلال جانتے اور ہمارے مال و اسباب اور عورتوں تک چھین لینے میں ثواب سمجھتے ہیں۔"

اب ہر ایک دانشمند دل غور کر سکتا ہے کہ کہاں سے ثابت ہوا کہ ہمیں تمغہ کی خواہش ہے جو شخص گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری کو خدا کا حکم سمجھکر بجا لاتا ہے اور اپنے دعویٰ کی سچائی کی دلیل ٹھیراتا ہے اس کے لیے تو ہر خطاب سے بڑھ کر ایسی محسن گورنمنٹ کا وجود ہی ہے جس کے سبب سے اسکی پاک اغراض و مقاصد کی اشاعت ہوتی ہو۔ پیسہ اخبار گورنمنٹ کے حضور اور ان نعمتوں اور برکتوں کی قدر جو اس کے آنے سے حضرت مسیح موعود اور اسکی پاک جماعت کو پہنچی ہیں کیا کر سکتا ہے؟ وہ انکو معمولی بات سمجھتا ہے مگر ہم اسکو خدا کا فضل سمجھتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود کی تحریروں میں بصراحت کے ساتھ درج ہے۔

غرض خطاب کی خواہش ان لوگوں کو ہو سکتی ہے جو خطاب ہی کے لیے کوئی کام کریں نہ خلوص اور خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور رضا کے لیے مگر اس امر سے گورنمنٹ یہ بھی سمجھ سکتی ہے کہ مسیح موعود کے تعلقات جو گورنمنٹ کے ساتھ ہیں وہ محض خدا کی رضا کے لیے ہیں جو سب سے زبردست اور قوی ہے اور ہمارے مخالفوں کے تعلقات کی تہ میں خدا اور خلوص نہیں بلکہ دنیا اور خود غرضی ہے۔ ہاں ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ اگر گورنمنٹ اپنی قدر دانی سے اور ان تعلقات کی بنا پر جو حضرت مسیح موعود کے وفادار خاندان کے ساتھ ہیں وہ ان خدمات کی اپنی جگہ قدر کرے تو یہ امر گورنمنٹ کی شان کو بڑھانیوالا ضرور ہے گو حضرت مسیح موعود اس سے بے نیاز ہیں اور انکی یہ خدمات محض خدا ہی کے لیے اور اپنے فرض کو ادا کرنے کے لیے ہیں۔

یہ غلط بیانیاں ہیں جو پیسہ اخبار نے اپنی جدید اشاعت میں کی ہیں + ہم دیکھیں گے کہ پیسہ اخبار ان واقعات کو اب کسطرح چھپاتا ہے۔

آخر میں ہم مولوی محمد حسین ایڈیٹر اشاعۃ السنہ کے الفاظ میں مسلمانوں اور گورنمنٹ کے حضور یہ کہکر اس مضمون کو سردست ختم کر دیتے ہیں کہ "ایسے شخص پر یہ بہتان کہ اسکے دل میں گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت ہے اور اسکی کتاب کی نسبت یہ گمان کہ وہ گورنمنٹ کے مخالف ہے پرلے سرے کی بے ایمانی اور شرارت شیطانی نہیں تو کیا ہے؟ خیر خواہان سلطنت و پیروان اسلام ان یاوہ گو حاسدوں کی ایسی باتیں ہرگز نہ سنیں اور اس کتاب یا مؤلف کیطرف سے سوء ظنی کو اپنے دلوں میں جگہ نہ دیں گورنمنٹ سے تو ہم پہلے ہی مطمئن ہیں کہ وہ ان باتوں کو مؤلف کی نسبت ہرگز نہ سنے گی بلکہ جو ان باتوں کو گورنمنٹ تک پہونچائے گا اسکو اس کی دروغگوئی پر سرزنش کرے گی۔" فقط +

قصیدہ اشتیاقیہ معروضہ بجناب حضرت امام از ابو یوسف مبارک علی سیالکوٹی

مجھے پوچھتے نہیں دلربا کہیں کبو تخت چمن و تنہا ہوں
وہاں بے نیازی کی حد نہیں یہاں خاکساری کی حد نہیں
تہ عنایت یار نے مجھے بے نشانہ بنا دیا
مجھے فرصت اتنی نہیں کہ میں رخ غیر پر کروں اک نگہ
مری بیرخی نے رقیب کو سر بزم ایسا خجل کیا
صدمات فرقت یار نے کیا سو سال مجھے پیسکر
کوئے یار میں ہو رواں صبا میری سوخ مثل نسیم گل
نہ قتیل خنجر حرص ہوں نہ نشان تیر طمع ہوا میاں
نہیں مجھ میں نقش و نگار پر نہ شجر پہ اور نہ ثمار پہ
دل مبتلائے ہوائے حق کسی پیچ میں نہیں مبتلا
مجھے اُنکی یاد میں بیخودی نے کچھ ایسا بے سر و پا کیا
مجھے اُنس ہے سو کا ہی ہوں غلام قاصد یار کا
وہ رسول سرور انبیا وہ حبیب حضرت کبریا
وہ حبیب کہ ہو حبیب ہو وہ ہر اک دکھ کا طبیب ہے
وہ امین رب کریم ہے وہ رؤف ہی وہ رحیم ہے
ہوئی معرفت مجھے اُنکی جب تو ہوا میں محو لطف رب
یہ نمونہ مہدی دین کے ہیں جو غلام احمد پاک ہے
صفا ہو تجھ پہ سلام حق کہ تو ظل نور رسول ہے
مجھے مانا ہے تیرے عشق کا کہ مسیح خیر امم ہے تو
ہو وہ ذوق تیرے کلام میں کہ رحیق جس کو کہوں ہے
تری آرزو ہی رضا مجھے ہے مراد خاطر مبتلا
تری برکتوں سے ہی ہوں بہرہ جو کہ تو گنج فضل رحیم
تو ہی شمع محفل انبیا تو ہے نور خاتم اولیا
تو ہے خاتم خلفائے حق تو ہی نور مبدء وحی ہے تو
تو بروز احمد پاک ہے تو ہی ناصری کا مثیل ہے
تو ہی مہدی المسیح ہے تو مبلغ ہے تو فتح ہے
تو ہی وقت ہو اے امین تو ہو نائب شہ مرسلیں
ہو یہ آرزو دل حزیں تری آستاں پہ رہوں سدا!
نہیں اضطراب وہ بیکلی نہ غم حصول متاع ہو
تو مسیح رب حلیم ہے تو کریم ابن کریم ہے
کرم و نوازش و لطف سے تو مری ان نگاہ میں ہی بسن کر
مری داستان کو تو سن سنا کہ نوائے نغمۂ سوز ہو کر
کہیں نسترن ہی کھلا ہوا ترے باغ میں کہیں یاسمیں
دل زار میں ہے یہ آرزو کہ فقیر تیرے ہی ساتھ ہو
تری دید ہو نہ ہی باغ سے ترا تیرے وصف ہی ہوں ترا گدا
تو امام اہل زماں ہو ترا دست دست رسول ہے
تری روح روح رسول ہے تو جناب حق میں قبول ہے
تو ہو جبکہ سایہ مصطفی رخ جبر خاتم انبیا
ہے نقیض ختم یہ ماجرا کہ مسیح ناصری آئے گا
کہاں آئیگا وہ جو مر چکا ہے سر نگر میں پڑا ہوا
یہی حق ہے جو کہا ہے ہی راستی ہے یہی صفا
یہی آرزو ہے مری دعا تری راستی پہ رہوں فدا

مگر اُن کو یاد ہے دمبدم کہ میں اُن کا عاشق زار ہوں
بر می ایسی بیحدی رہی ابھی کہ قرین شفقت یار ہوں
نہ رقیب کا مجھے ڈر رہا نہ کسی کے طعنے کا ڈر ہوں
چمن صحیفہ یار میں گل معرفت پہ نثار ہوں
کہ چرا رہا ہے وہ مجھے سے آنکھ میں اُنکی آنکھ میں خار ہوں
بنوں گل چشم حبیب گر تو عجب ہے کیا کہ غبار ہوں
کوئے یار باغ نشاط ہے تو میں ہمیں مثل بہار ہوں
دم زیست بروئی خود نہیں شہید ابروئے یار ہوں
بیرحی چشم ناظر دلربا کہ حریص حسن نگار ہوں
وہ اسیر کاکل یار ہے میاں میں عشق نگار ہوں
کہ نہ اپنی ہی مجھے ہے خبر نہ کسی کا واقف کار ہوں
کہ گل ریاض عرب ہی وہ میں اُسی چمن کا ہزار ہوں
شہ دو سرا ہے وہ مہ لقا میں اُسی کا عاشق زار ہوں
وہ شہ عرش سے عجیب ہی دل و جاں سے اُس پہ نثار ہوں
وہ یتیم دار نعیم ہے میں فدا وہ بر در دار ہوں
وہ شہ عجم ہے شہ عرب میں غلام شاہ کبار ہوں
وہ امام نیک شعار ہے میں غلام عرض گذار ہوں
ترے عشق و درد میں مبتلا میں فدائی صحبت یار ہوں
تری روئے خوب کا شیفتہ ترے در پہ لیل و نہار ہوں
ہے پلایا تو نے وہ جام مے کہ سدا ہی مست خمار ہوں
تو ہو خوش اگر تو میں خلد میں ترا سایہ گیر جوار ہوں
تو ہے بحر جود و عطائے حق میں ہی تشنہ لب کنار ہوں
ہے تو شکل و صورت مصطفی جسے دیکھ شیفتہ وار ہوں
تو ہے آفتاب سمائے حق میں مثال ذرہ نثار ہوں
تو حکیم ہے تو طبیب ہے ترا دل سے شکر گذار ہوں
تو امین ہے اور تو مسیح ہے تبھی تیرا چاکر زار ہوں
تو رسول حق سے کھیل دیں ترے سعب ذلیل و خوار ہوں
ترا آستاں ہو وطن مرا کہ محب دار دیار ہوں
نہ فراق و دولت و نہ مجھ کو فنائے صبر و قرار ہوں
مجھے آرزوئے دعا ہے بس کہ حریص و بیکس و زار ہوں
تو ہے ظل خاتم انبیا میں فدائے شاہ خیار ہوں
ترے گلستاں کا ہے تو نہ زن سر شاخ بلبل زار ہوں
کہیں سرو سوسن تر ہے کہیں تمہ زن میں بہار ہوں
ہے یہ پاس حق کہ تری قدم سے میں خاد موں میں شمار ہوں
ترے دشمنوں کا عدو رہوں کہ عدوئے اہل نفاق ہوں
مجھے موج بحر کا ڈر نہیں تری کشتی پہ میں سوار ہوں
تو رسول عین رسول ہے مجھے مہر بہجو تو خوار ہوں
تو یہ نقض ختم کہاں ہوا میں نقیض اہل نفاق ہوں
ہے یہ بہتر فکرت نارسا میں دقائق طبع شرار ہوں
ہو نشان مہر و کہیں کہ مسیح کی میں مزار ہوں
ہو عدو اگرچہ بدل خفا میں تو صاف مستی خمار ہوں
ہو مبارک اپنا لقب سدا کہ میں تیرا حامی کار ہوں

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت اقدس بحمد اللہ تندرست ہیں۔ اور رسالہ نزول المسیح علی المنار لکھ رہے ہیں۔

(۲) سید محمد السعید شامی طرابلسی صاحب رسالہ ایقاظ الناس جو سات سال ہوئے اپنے ملک کی طرف حضرت اقدس کی کتابیں لے کر گئے تھے اس ہفتہ واپس ہوئے ہیں۔ مخالفوں نے انہیں قسم قسم کی تکلیفیں دیں اور کتابوں کو جلا دیا۔ افسوس اور تعجب ہے کہ ایسے بدبخت سلطنت برطانیہ کو روسی سلطنت پر ترجیح دیتے ہیں تو ہمیں گالیاں دیتے ہیں۔

(۳) جناب مرزا ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب معہ اپنے والد ماجد جناب مرزا نیاز بیگ صاحب واپس قادیان تشریف لے آئے۔ اُمید ہے بقیہ ایام رخصت دارالامان میں بسر کرینگے جو ۲۳ فروری تک ہے۔ بابو محمد صاحب لودھیانہ سے تشریف لائے۔ اور بھی کئی دوست مختلف مقامات سے آئے۔ اور چلے گئے۔

(۴) اسی ہفتہ میں حافظ غلام مرتضی خان صاحب ساکن بنوں تا ننگل جو حضرت مولانا نور الدین صاحب سے طب اور حضرت امام ہمام علیہ السلام سے بیعت و استفادہ روحانی حاصل کرنے آئے تھے اور وہ پہلے توسہ والوں سے تعلق بیعت رکھتے تھے بعارضہ بخار انتقال ہو گیا حضرت امام علیہ السلام نے نماز جنازہ پڑھائی۔

(۵) حضرت حکیم الامت مولانا نور الدین صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت ہفتہ زیر اشاعت کی آخری تو نہیں ناساز ہی مگر بنی نوع کی ہمدردی اور سچی غمخواری بیماری کے بستر سے اُٹھا اُٹھا کر بیماروں کے دیکھنے اور علاج کیلئے باہر لے ہی آتی رہی اس قسم کا استقلال اور ہمدردی حقیقت میں قابل رشک ہے۔ و نعم ما قیل

چہ خوش بودی اگر ہر یک ز امت نور دیں بودی
ہمیں بودی اگر ہر دل پر از نور یقیں بودی

اللہ تعالی آپ کو شفا دعاجل عطا فرماوے

(۶) سیکڑوں کا نمبر دوسرا انشاء اللہ تعالے ۲۰ فروری تک شائع ہو جاوے گا جس میں سرپنجاب کے مشہور و معروف اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور کے ایک نوٹ پر حضرت مرزا صاحب سلمہ کا زبردست آرٹیکل ہوگا۔

(۷) منشی عبد الحق صاحب کا رسالہ بہت جلد طبع ہو کر شائع ہونے والا ہے۔

(۸) ہفتہ زیر اشاعت کے آخری دنوں میں مطلع کسی قدر ابر آلود تھا بارش نہیں ہوئی۔

(۹) جنوری ۱۹۰۲ء کو ایک مادہ گرگ قادیان میں جنگل سے آ گئی اور اس نے ایک عورت کے بچہ کو پرکاری زخم لگایا۔ خوش قسمتی سے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن موجود تھے جنہوں نے بڑی ہمدردی اور خیر خواہی اور پوری دلجمعی کے ساتھ اس زخم کو سی دیا۔ اس قسم کے لوگوں کی خدمات کا ایک حبہ خرچ کئے بدوں قادیان والوں کو ملنا حضرت مسیح موعود ہی کے پاک وجود کی برکت ہے کئی سو آدمی جمع ہو کر مارنے کے لئے باہر نکلے مگر افسوس کہ اس نے کئی اور آدمیوں کو کاٹا جنہیں ایک قادیان ہی کا باشندہ تھا اس کے سی ڈاکٹر صاحب نے سیا جزاہ اللہ خیر الجزا۔

(۱۰) ہمیں یہ سنکر خوشی ہوئی ہے کہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور بتقریب دورہ ۳ فروری ۱۹۰۲ء کو قادیان میں مقام کرینگے امید کی جاتی ہے کہ صاحب ممدوح قادیان کی صفائی کے معاملہ میں پوری غور کرینگے۔ کیونکہ ان ایام وبا میں ان امور کیطرف از بس توجہ درکار ہے جو مضر یا مفید صحت ہوں

(۱۱) بیعت کرنے والوں کے نام۔

بیعت

ابراہیم ولد فتح الدین۔ تلونڈی ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ ڈاک خانہ قادیان۔
قائم علی صاحب " " " " "
میاں بلندا صاحب " " " " "
میاں عمر الدین۔ ننگل " " " "
میاں عمر الدین موچی۔ قادیان۔
میاں وہاب الدین صاحب۔ چھتر۔ تحصیل السنہرہ ضلع ہزارہ۔
میاں غلام الدین صاحب " "
ملا محمد علی صاحب " "
منشی احمد حسن صاحب وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ
غلام علی صاحب ساکن رہلو ڈاک خانہ خاص رہلو ضلع کانگڑہ۔ تھانہ شاہ پور۔
ابراہیم صاحب ساکن کھیڑو پور تحصیل روپڑ ضلع انبالہ ڈاک خانہ چکور۔

علی قدر صاحب طالب علم امیدوار امتحان مڈل سکول ساکن سوہ ڈاک خانہ خاص تحصیل چکوال ضلع جہلم
محمد رمضان صاحب ساکن قصبہ گومت ضلع علی گڑھ ڈاک خانہ خیرال ملازم ملیٹری دیپارٹمنٹ کوہاٹ نمبر ۳۔
چودھری رحیم بخش صاحب چیف نمبردار موضع تلونڈی جھنگلاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور
چودھری علی گوہر صاحب " " " "
میاں عیدا صاحب " " " " "
چودھری محمد بخش صاحب ساکن ڈیہریوالا " " ڈاک خانہ کلا نور۔
محمد دین صاحب۔ کھارا۔ ضلع گورداسپور قریب قادیان
محمد عمر صاحب نمبردار " " " " "
حافظ محمد صاحب ولد عبد العزیز صاحب ساکن دسیلان ضلع گجرات پنجاب حال وارد افریقہ
شیخ محمد صاحب ولد غلام اکبر صاحب " "
عبد اللہ صاحب ولد حشمت صاحب ساکن بہوت ضلع گجرات حال وارد افریقہ۔
میاں محمد رمضان صاحب۔ ولد میاں فضل صاحب ساکن گہبہ بیرا " " " " "
معرفت فضل الرحمن صاحب ڈاکٹر ہاسپٹل نیروبی برٹش ایسٹ افریقہ یوگنڈا ریلوے۔
میاں وزیر الدین صاحب نمبردار چک نمبر ۲۷
روشن دین صاحب خیاط نارووال ضلع سیالکوٹ
امام خاں صاحب ولد حسین خاں صاحب ساکن چیدہ بازار سیالکوٹ
عنایت اللہ صاحب محرر چونگی نارووال
سید سلطان احمد صاحب ولد سید بہر شاہ صاحب "
ولی داد خاں صاحب مع والدہ و ہمشیرہ ساکن گھوڑ گھاٹ ڈاک خانہ میانی ضلع شاہ پور
میاں احمد الدین صاحب "
سلطان احمد صاحب " غلام احمد صاحب "
منشی محمد صدیق صاحب " چودھری غلام نبی ولد چودھری عباس خان " چودھری ملک بہاول بخش صاحب پتی دار "
چودھری نذر محمد صاحب " علی محمد صاحب "

بعض صاحب اپنا پورا پتہ نہیں لکھتے مناسب ہے کہ پورا لکھیں اور نام صاف لکھیں

محمد سراج الحق نعمانی جمالی

مذہبی دنیا کی خبریں

عیسائیوں کی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی نے ترقی کے نام سے ایک ماہواری رسالہ شروع سال سے شروع کیا ہے۔ ہمیں یسوع مسیح کے عنوان سے جو مضمون لاہور کے بشپ صاحب نے لکھا ہے اس پر ایک مفصل مضمون الحکم کی اگلی اشاعت میں ہم لکھیں گے انشاء اللہ تعالے

امریکہ میں ہولی گھوسٹ نام سے ایک جدید مذہبی فرقہ کھڑا ہو گیا ہے جس کا صدر مقام کسی قصبہ سائیرکیس (نیویارک) میں ہے اور پادری اس کے ڈاکٹر سینیٹ کلیر ہیں جو یہ پوشاک پہنتے ہیں صرف گلو بندہی سفید ہوتا ہے باقی مانگ لگاتے ہیں اور اپنے فرقہ کو بیان کرتے ہیں ان کے اصول یہ ہیں۔

(۱) خدا تعالیٰ سب کو برتر سب کا پیدا کنندہ ہے۔
(۲) انسانی ترقی یعنی خداوند تک پہنچنے کی کوئی حد نہیں۔
(۳) غیر گوشت خوار ہیں۔
(۴) ہر فرد بشر سے خلوص۔ ملکی معاملات سے علیحدگی عمدہ لوگوں کی صحبت۔

یسوع کی خدائی کے ماننے والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ خود ان کے اندر ایسی کشمکش پیدا ہوئی ہے کہ یسوعی خدائی کا تخت اب ٹوٹنے والا ہے۔

دمشق سے مکہ معظمہ تک سلسلہ ٹیلیگراف قائم ہو چکا ہے اور ریل کا سلسلہ بھی قریب الاختتام ہے اب جدہ سے مکہ معظمہ تک تار برقی لگانے کے لیے ستون گاڑے جاتے ہیں۔

کنور ہرنام سنگھ نے دیسی عیسائیوں کی تعلیم کے لیے پچاس ہزار روپیہ دیا ہے۔

عسل مصفی

مولفہ جناب مرزا خدا بخش صاحب۔ حضرت اقدس کے دعاوی کی تصدیق میں اور مخترضوں کے اعتراضوں کے دندان شکن عقلی و نقلی جوابات کی جامع اور مبسوط ۱۲۰۰ صفحہ کی کتاب قادیان میں قاضی ضیاء الدین اور مالیر کوٹلہ میں حکیم محمد زمان بیگ ہے قیمت کو علاوہ محصول ڈاک ملتی ہے۔

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر و پروپرائٹر کے اہتمام سے طبع ہوا۔

ہوتا ہے بخلاف اس کے مامورین اللہ کا حال ہے۔

ریفارمر ظاہر پرست ہوتا ہے مامورین اللہ استخوان فروش نہیں ہوتا بلکہ دل والا ہوتا ہے مادی ریفارمر کے کام میں وہ استقلال اور ثبات قدم نہیں ہوتا جو کہ مامورین اللہ کے اعمال میں نظر آتا ہے۔

ریفارمر ذرا سی ناکامی اور مایوسی یا مخالفت پر گھبرا جاتا ہے مگر مامورین اللہ کا قدم مخالفت کی تیزی کے ساتھ زیادہ مضبوط اور زیادہ تیز رفتار ہوتا جاتا ہے۔

ہمارے مخدوم حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سے کسی شخص نے ثواب کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا ثواب کی فلاسفی اطاعت الٰہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے امر کی بجا آوری اور نہی سے رک جانا جو نتیجہ پیدا کرتا ہے وہی ثواب کہلاتا ہے

اس زمانہ کے متکلم اور لیکچرار کی اصل غرض اپنا علمی سرمایہ دکھانا مقصود ہوتا ہے یا اپنی جھوٹی منطق اور سوفسطائی حجت سے کسی سادہ لوح کو اپنے پیچ میں لانا۔ برخلاف اس کے حضرت مسیح موعود کا کلام سننے والا بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ یہ نبیوں کے طریق پر بولتا ہے جو نہایت سادگی سے کلام کرتے اور جو اپنے دل پر اترتا ہوا پاتے ہیں وہ دوسروں کے دلوں پر ڈالتے ہیں وہ محض فسانہ کے طور پر کچھ نہیں سناتے بلکہ ان کو روحانی مریض پاکر علاج کے طور پر نصائح فرماتے ہیں۔

تعلیم اور پیشگوئی میں امتیاز نہ کرنے کے باعث اکثر لوگ غلطی کھاتے ہیں یہ تعلیم بالکل کھلے کھلے الفاظ میں ہوتی ہے اور اسکے لیے تصریح اور تفصیل ضروری ہے بہ علاوہ بریں تعلیم اکثر معرض افادہ و افاضہ میں آتی رہتی ہے اس لیے اس کے معانی اور مفہوم میں کسی قسم کا اختلاف اور خفا نہیں ہوتا برخلاف اس کے پیشگوئیوں میں استعارات اور مجازات بھی ضرور ہوتے ہیں اور تعلیم کی طرح افادہ اور افاضہ کے سلسلہ کے نیچے نہ رہ کر ایک طرف سے گوشہ گمنامی میں پڑی رہتی ہیں اس لیے جہاں کہیں تعلیم اور پیشگوئی میں تناقض ہو تو پیشگوئی کے وہ معنے کرنے چاہییں جو تعلیم کے موافق ہوں

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کی تفسیر میں ایک مقام پر ہمارے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ کے موافق اپنے کلام کی چار طرح سے محافظت کی ہے۔ اول حافظوں کے ذریعہ سے اس کے الفاظ اور ترتیب کو محفوظ رکھا اور ہر صدی میں لاکھوں ایسے انسان پیدا کیے جو اس کے پاک کلام کو سینوں میں حفظ رکھتے ہیں ایسا حفظ کہ اگر ایک لفظ پوچھا جاوے تو اس کا اگلا پچھلا سب بتا سکتے ہیں اور اس طرح پر قرآن کریم کو تحریف لفظی سے ہر ایک زمانہ میں بچایا۔ دوسرے ایسے ائمہ اور اکابر کے ذریعہ سے جنکو ہر ایک صدی میں فہم قرآن عطا ہوا ہے جنہوں نے قرآن شریف اور خدا کی تعلیم کو ہر ایک زمانہ میں تحریف معنوی سے محفوظ رکھا۔ تیسرے متکلمین کے ذریعہ سے جنہوں نے قرآنی تعلیمات کو عقل کے ساتھ تطبیق دیکر خدا کے پاک کلام کو کوتہ اندیش فلسفیوں کے استخفاف سے بچایا۔ چوتھے روحانی انعام پانیوالے لوگوں کے ذریعہ سے جنہوں نے خدا کے پاک کلام کو ہر ایک زمانہ میں معجزات اور معارف کے منکروں کے حملہ سے بچایا۔

اے قوم کے بزرگو! دانشمندو!! تمہیں کیا ہو گیا کہ تمہاری نظریں زمین دوز ہیں؟ ذرا نظر اٹھا کر تو دیکھو! کہ آسمان اور زمین کسی آنیوالے کی تصدیق اور تائید کے لیے نشان پر نشان دکھا رہے ہیں اور تم ہو کہ مست از خواب گراں ہو۔

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ چودھویں صدی میں سے انیس برس گذرنے کو آئے؟ کیا معلوم نہیں کہ رمضان میں دو مرتبہ کسوف و خسوف ہو چکا جو مہدی معہود کا خاص نشان ہے؟ کیا ارتداد کی وبا نے لاکھوں انسان مخلوق پرستی اور مردہ پرستی کی قبر میں نہیں پہنچا دیے کیا نصرانیت صلیب کی لعنت لیے ہوئے کئی گھروں کو نہیں کھا گئی؟ پھر تم خدا تعالیٰ پر کیوں ایسے بدظن ہو کہ اسکی نظر ان حوادث اور آفات پر پڑتی ہے اور ابھی تک ان گمگشتہ انسانوں کو ان عذابوں اور دکھوں سے نجات دینے والا کوئی نہیں بھیجا؟ اے بزرگو! اے دانشمندو!! اے صوفیہ سجادہ نشینو!!! آخر خدا سے صلح کرو۔ خدا ترسی سے کام لو تا غلط تما وجود پر تمہاری نگاہ پڑے۔ غیر معمولی سماوی حوادث اور زمین کے اندرونی امراض کیسے تمہارے طعن اور سب و شتم سے نمودار ہو رہے ہیں پس یہ وقت رونے کا ہے نہ سونے کا۔ اٹھو اور ایمان کی منادی کرنیوالے کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دار الامان پہونچو۔

طاعون ملک میں نہایت خطرناک صورت میں اختیار کرتا جاتا ہے۔ اور وہ پودے جو ۶ر فروری سنہ ۱۸۹۸ء کو خدا کے مامور و مسیح کو نہایت بد اور کریہ شکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک صورت میں دکھائے گئے تھے وہ اب بڑے بڑے درخت بنتے ہوئے نظر آتے ہیں اور امیر الخلق عدو انا کا الہام پورا ہو رہا ہے۔ مگر ملک میں بے حیائی اور بیباکی کا بڑھ جانا اور بھی بدقسمتی کی دلیل ہے۔ ہمیں ان تحریروں کو پڑھ کر افسوس ہوتا ہے جنمیں ان خدا کے نشانوں پر ہنسی کی جاتی تھی۔ ہنسی کرنیوالو! اور ٹھٹھے مارنیوالو یہ وقت اصلاح اور تجدید توبہ کا ہے خدا سے صلح کا ہے نہ جنگ کا۔ اب جبکہ طاعون کمیشن کی رپورٹیں بھی اسباب اور انسدادی تدبیروں پر مطمئن نہیں ہو سکتی تو کیوں اس صدا کیطرف کان نہیں لگاتے جو تمہیں پاکیزگی۔ توبہ و استغفار نیک عملوں۔ ترک معصیت۔ صدقات و خیرات کی طرف متوجہ کرتی ہے اور کہتی ہے۔

خرت بار سیاہ گشت است از بدکاری مردم
زمین طاعون ہمی آرد پی تخویف و انذارے
بہ تشویش قیامت ماند این تشویش گر بینی
علاجی نیست بہر دفع آن جز حسن کردارے
نشاید تافتن سر زان جناب عزت و غیرت
کہ گر خواہد کشد در یکدمی چون کرم بیکارے

اظہار رائے

مندرجہ ذیل کتابیں بغرض اظہار رائے دفتر الحکم میں پہونچی ہیں کسی اگلی اشاعت میں ہم ان پر مختصراً کچھ نہ کچھ لکھیں گے رسالہ آتشک و سوزاک۔
تقویم الاسلام۔ کلام ناطق

کلمات طیبات

حضرت امام آخر الزمان سلمہ الرحمٰن

سلسلہ کیلیے دیکھو نمبر ۱۹ جلد ۶

یاد رکھو کہ ایک فعل انسان کی طرف سے اول سرزد ہوتا ہے پھر نہیں جو اثر یا خاصیت مخفی ہو خدا تعالے کا ایک فعل اسپر مترتب ہو کر اسے ظاہر کر دیتا ہے مثلاً جب ہم اپنے گھر کی کھڑکی کی کھڑکی کو بند کر دیتے ہیں تو یہ ہمارا فعل ہے اور اسپر خدا تعالے کا فعل یہ سرزد ہوتا ہے کہ اس کوٹھڑی میں روشنی اور ہوا کی آمد رفت بند ہو کر تاریکی ہو جاوے گی ۔ پس یہ ایک عادۃ اللہ اور قدیم سے اسی طرح پر چلی آتی ہے اور اسمیں کوئی تغیر تبدل نہیں ہو سکتا ہے کہ انسانی فعل پر خدا کی طرف سے ایک فعل سرزد ہوتا ہے ۔ اسی طرح پر جیسے یہ نظام ظاہری ہے اندرونی انتظام میں بھی یہی قانون ہے جو شخص صاف دل ہو کر تلاش حق کرتا ہے اور اگر کچھ نہیں تو کم از کم سلب عقائد ہی کی حالت میں آتا ہے تو وہ سچائی کو ضرور پالیتا ہے ۔ لیکن اگر وہ اپنے دل میں پہلے سے ایک بات کا فیصلہ کر لیتا ہے اور عناد اور تعصب کے حلقوں میں گرفتار دل لیکر آتا ہے تو اس کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ اس کا معاندانہ جوش بڑھ کر فطرت کے انوار کو دبا لیتا ہے اور دل سیاہ ہو جاتا ہے ۔ پھر وہ حق و باطل میں امتیاز کرنے کی توفیق نہیں پاتا ہے ۔ پس خدا تعالیٰ سے پاکیزگی اور ہدایت کے پانے کے لیے خود ہی اپنے اندر ایک پاکیزگی کو پیدا کرنا چاہیے اور وہ یہی ہے کہ انسان بخل اور تعصب کو چھوڑ دے اور اپنے نفس کو ہرگز دھوکا نہ دے ۔ یہ بالکل سچ ہے کہ جو شخص تلاش حق کا دعویٰ کر کے نکلتا ہے اور پھر اپنی جگہ پہلے ہی کسی مذہب کے اصول کو فیصلہ کر کے قطعی ہی قرار دے لیتا ہے وہ دنیا کا طالب ہوتا ہے جو دنیا کی فتح و شکست پر مرتا ہے ۔ میں اس بات کا قائل نہیں ہو سکتا کہ وہ خدا کو مانتا ہے نہیں میرے نزدیک وہ دہریہ ہے پاک دل جو کسی زجر و توبیخ کی پروا نہیں کرتا اور جو اقرار کر لینے میں ندامت اور شرمساری نہیں پاتا وہی ہوتا ہے جو حق کو پا لیتا ہے ایسے ہی دل پر خدا کے انوار نازل ہوتے ہیں ۔

یاد رکھو خدا تعالیٰ ہرگز ایسے شخص کو ضائع نہیں کرتا جو اسکی جستجو میں قدم رکھتا ہے ۔ وہ یقیناً ہے اور جیسے ہمیشہ سے اُس نے اَنَا الْمَوْجُوْد کہا ہے اب بھی کہتا ہے جسطرح حضرت مسیح پر وحی ہوتی تھی اسی طرح اب بھی ہوتی ہے ۔ میں سچ کہتا ہوں اور یہ نرا دعویٰ نہیں اسکے ساتھ روشن دلائل ہیں کہ پہلے کیا تھا ؟ جواب نہیں اب بھی وہی خدا ہے جو سدا سے کلام کرتا چلا آیا ہے اُسنے اب بھی دنیا کو اپنے کلام سے منور کیا ہے ۔

ایک اور ضروری بات ہے جو میں کہنی چاہتا ہوں اور وہ **کفارہ** کے متعلق ہے کفارہ کی اصل غرض تو یہی بتائی جاتی ہے کہ نجات حاصل ہو ۔ اور نجات دوسرے الفاظ میں گناہ کی زندگی اور اُسکی موت سے بچ جانے کا نام ہے مگر میں آپ ہی سے پوچھتا ہوں کہ خدا کے لیے انصاف کر کے بتاؤ کہ گناہ کو کسیکی خودکشی سے فلسفیانہ طور پر کیا تعلق ہے ؟ اگر مسیح نے نجات کا مفہوم یہی سمجھا اور گناہوں سے بچانے کا یہی طریق انھیں سوجھا تو پھر نعوذ باللہ ہم ایسے آدمی کو تو رسول بھی نہیں مان سکتے ۔ کیونکہ اس سے گناہ رک نہیں سکتے ۔ آپکو یورپ کے حالات اور لنڈن اور پیرس کے واقعات اچھی طرح معلوم ہوں گے ۔ بتاؤ کونسا پہلو گناہ کا ہے جو نہیں ہوتا سب سے بڑھ کر زنا توریت میں لکھا ہے مگر دیکھو کہ یہ سیلاب کس زور سے ان قوموں میں آیا ہے جنکا یقین ہے کہ مسیح ہمارے لیے مرا ۔

اس خودکشی کے طریق سے تو بہتر یہ تھا کہ مسیح دعا کرتا اور لمبی عمر ملے تاکہ وہ نصیحت اور وعظ ہی کے ذریعہ لوگوں کو فائدہ پہونچاتا مگر یہ سوجھی تو کیا سوجھی ۔

اسکے علاوہ ایک اور بات بھی ہے جو میں نے پیش کی تھی اور اب تک کسی عیسائی نے اس کا جواب نہیں دیا ۔ اور وہ یہ ہے کہ مسیح ہمارے بدلے لعنتی ہوا اب لعنت کے معنوں کے لیے عبرانی یا عربی کے لغات نکال کر دیکھ لو کہ ملعون کسے کہتے ہیں ۔ لغت کی کتابوں میں صاف لکھا ہوا ہے کہ لعین شیطان کا نام ہے اور ملعون وہ شخص ہوتا ہے جسکا خدا سے کوئی تعلق نہ ہو اور وہ خدا سے دور ہو ۔ اب عیسائیوں نے یہ لا تعلقی اپنے عقیدہ میں داخل کر لیا ہے کہ مسیح ہمارے بدلے لعنتی ہوا ۔ چنانچہ تین دن کے لیے اُسے ہاویہ میں بھی رکھتے ہیں اب یہ لعنتی قربانی جو انکے عقیدہ کے موافق ہوئی ۔ نجات کو کیا تعلق اسکا ہوا ؟

غرض جسقدر اسپر غور کرتے جائیں گے اُسی قدر اسکی حقیقت کھلتی جاوے گی ۔ میں آپکو بتاتا ہوں کہ اس مسیح کے متعلق عیسائیوں اور یہودیوں دونوں نے افراط اور تفریط سے کام لیا ہے عیسائیوں نے تو یہانتک افراط کی کہ ایک عاجز انسان کو جو ایک ضعیفہ عورت کے پیٹ سے عام آدمیوں کیطرح پیدا ہوا خدا بنا لیا اور پھر گرایا بھی تو یہانتک کہ اُسے ملعون بنایا اور ہاویہ میں گرایا ۔ یہودیوں نے تفریط کی یہانتک کہ معاذ اللہ اُسے ولدالزنا قرار دیا اور بعض انگریزوں نے بھی اسکو تسلیم کر لیا ۔ اور سارا الزام حضرت مریم پر لگایا مگر قرآن شریف نے آکر ان دونوں قوموں کی غلطیوں کی اصلاح کی ۔ عیسائیوں کو بتایا کہ وہ خدا کا رسول تھا خدا نہ تھا ۔ اور وہ ملعون نہ تھا مرفوع تھا اور یہودیوں کو بتایا کہ وہ ولدالزنا نہ تھا بلکہ مریم صدیقہ عورت تھی احصنت فرجہا کی وجہ سے اسمیں نفخ روح ہوا تھا ۔ یہی افراط و تفریط اس زمانہ میں بھی ہوئی ہے اور خدا تعالے نے مجھے بھیجا ہے کہ میں انکی اصل عزت کو قائم کروں مسلمان ناواقفی سے انھیں انسانی صفات سے بڑھ کر قرار دینے میں غلطی کرتے ہیں اور ان کی موت کی راز کی حقیقت سے ناواقف ہیں عیسائی مصلوب قرار دیکر ملعون بناتے ہیں پس اب وقت آیا ہے کہ مسیح کے سر پر سے وہ الزام دور کیے جائیں جو ایک بار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کیے تھے ۔ پس اسلام کا کس قدر احسان مسیح پر ہے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ ان باتوں پر پورا غور کریں گے ۔ میں آپکو بار بار یہی کہتا ہوں کہ جب تک آپ کی سمجھیں

کوئی بات نہ آوے تسے آپ بار بار پوچھیں ورنہ یہ اچھا طریق نہیں ہے کہ ایک بات کو آپ سمجھیں نہیں اور کہدیں کہ ہاں سمجھ لیا۔ اس کا نتیجہ بُرا ہوتا ہے۔ سراج الدین جو یہاں آیا تھا اُس نے ایسا ہی کیا اور کچھ فائدہ نہ اُٹھایا اُس نے آپکو کچھ کہا تھا؟

منشی عبد الحق صاحب

ہاں وہ مجھے منع کرتے تھے کہ وہاں مت جاؤ کچھ ضرورت نہیں ہے جب ہمنے ایک سچائی کو پا لیا۔ پھر کیا ضرورت ہے کہ اور تلاش کرتے پھریں اور یہ بھی اُنہوں نے کہا تھا کہ جب میں آیا تھا تو وہ مجھے تین میل تک چھوڑنے آئے تھے (ایڈیٹر۔ سلیم الفطرۃ لوگ حضرت مسیح موعود کی شفقت اور ہمدردی پر غور کریں اور اس جوش کا اندازہ کریں جو اُنکی فطرت میں کسی روح کو بچا لینے کیلئے ہے۔ کیا تین میل تک جانا محض ہمدردی ہی کے لیے نہ تھا؟ ورنہ میاں سراج الدین سے کیا غرض تھی؟ اگر فطرت سلیم ہو تو آپ کی اس جوش ہمدردی ہی سے حق کا پتہ پاوے۔ ہمارے لیے ایسا سچا جوش رکھنے والے مجتبیٰ خدا کا سلام سے سلامت برتو اے مرد سلامت۔) اور پسینہ آیا ہوا تھا۔

حضرت مسیح موعود ؑ

اس پسینہ سے اُس نے یہ مراد لی کہ گویا جواب نہیں آیا۔ افسوس۔ آپ اُس سے پوچھتے تو سہی کہ پھر وہ یہاں رہ کر نمازیں کیوں پڑھتا تھا اور کیا اُس نے نہیں کہا تھا کہ میری تسلی ہوگئی میرے سامنے ہو تو میں اُسکو حلف دیکر پوچھوں۔ سامنے ہونے سے کچھ تو شرم آجاتی ہے۔

منشی عبد الحق صاحب

میںنے نمازوں کا حال پوچھا تھا انہوں نے کہا تھا کہ ہاں میں پڑھا کرتا تھا۔ اور آخر میںنے کہدیا تھا کہ میں کسی سرد مقام پر جاکر فیصلہ کروں گا اور یہ بھی مسٹر سراج الدین نے کہا تھا کہ مرزا صاحب شہرت پسند ہیں جو میںنے چار سوال پوچھے تھے اُن کا جواب چھاپ دیا۔

حضرت اقدس

ہمیں تو شہرت پسندی کی کوئی بات نہیں ہم کیوں حقکو چھپاتے اگر چھپاتے تو گنہگار ٹھہرتے اور معصیت ہوتی۔ خدا نے جب مجھے مامور کرکے بھیجا ہے تو پھر میں حق کا اظہار کرونگا اور جو کام میرے سپرد ہوا ہے اُسے مخلوق کو پہونچاؤں گا۔ اور اہانت کی مجھے کوئی پروا نہیں کوئی شہرت پسند کہے یا کچھ اور۔ آپ اُنکو پھر خط لکھیں کہ وہ یہاں کچھ دن اور رہ جاویں۔

الغرض ان باتوں میں آپ مکان کے قریب پہنچ گئے اور اُسوقت حضرت اقدس نے منشی عبد الحق صاحب کو مخاطب کرکے یہ فرمایا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں اور مہمان آرام تبھی پا سکتا ہے جو بے تکلف ہو پس آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو مجھے بلا تکلف کہدیں اور پھر جماعت کو مخاطب کرکے فرمایا کہ دیکھو یہ ہمارے مہمان ہیں اور تم میں سے ہر ایک کو مناسب ہے کہ ان سے پورے اخلاق سے پیش آوے اور کوشش کرتا رہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ یہ کہکر آپ گھر میں تشریف لے گئے۔ ایڈیٹر

دوسری ملاقات

۲۴ر دسمبر ۱۹۰۱ء

خاکسار ایڈیٹر الحکم نے کل روئداد کو مرتب کر لیا تھا اس لیے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ میں اسکو سنا دیتا ہوں تاکہ مسٹر عبد الحق صاحب اور جناب بھی سن لیں اگر کوئی بات خلاف واقع ہو تو اُسے بیان کر دیا جاوے یا رہ گئی ہو تو اسے بتا دیا جاوے حضرت اقدس نے اس طریق کو پسند فرما کر اس روئداد کے پڑھنے کی اجازت دی چنانچہ وہ پڑھ کر سنا دی گئی اور پھر سلسلہ کلام یوں شروع ہوگیا۔ ایڈیٹر

حضرت مسیح موعود ؑ

مامور اگر ان امور کی جو اسپر کھولے جاتے ہیں اشاعت نہ کرے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مخلوق پر ظلم کرتا ہے اور خدا تعالے کے سپرد کردہ فرض کو انجام نہیں دیتا۔ مامور کا ایک یہ بھی نشان ہے کہ وہ اشاعت حق سے نہیں رکتا اور یہیں افسوس ہوتا ہے جب انجیل میں ایسے فقرات دیکھتے ہیں جنمیں مسیح اپنے آپ کو چھپانے اور کسی پر ظاہر نہ کرنے کی تعلیم اپنے شاگردوں کو دیتا ہے۔ ماموروں میں ایک شجاعت ہوتی ہے اسلیے وہ کبھی اپنے پیغام پہونچانے اور اشاعت حق میں نہیں ڈرتا۔ شہادت حقہ کا چھپانا سخت گناہ ہے پس میں کیونکر اس حقیقت کو چھپا سکتا ہوں جو خدا نے مجھپر کھولی ہے۔ میرے نزدیک یہ طریق بہت ہی مناسب ہے جو یہ اسطرح پر مرتب ہو جایا کرے آپ نے اب دوبارہ سن لیا ہے اسپر غور کریں اور جو کچھ آپکو شک باقی ہو بے شک پوچھ لیں۔

مسٹر عبد الحق

میں اسپر مزید غور کروں گا۔

حضرت مسیح موعود

میں آپ کی اس بات کو بہت پسند کرتا ہوں کہ جلدی نہیں کی آپ بے شک چار پانچ روز تک اسپر کافی غور کر لیں۔

مسٹر عبد الحق

میں نے آج ایک سوال قرآن شریف کی ضرورت پر سوچا تھا مگر وہ اس تقریر میں آچکا۔ میں ایک یہ سوال بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ انجیل میں تحریف ہوگئی ہے اگر کوئی یہ پوچھے کہ اصل کہاں ہے؟ تو اسکا کیا جواب ہے۔

حضرت مسیح موعود ؑ

یہ سوال آپ کا ایک نیا سوال ہے اور پہلے سوالوں سے الگ ہے میں چاہتا ہوں کہ تداخل نہ ہو۔ میں اس سوال کا جواب بیان کرونگا مگر اول مناسب یہی ہے کہ آپ اپنے سوالوں کے جواب پر غور کر لے اور جو کچھ ان کے متعلق پوچھنا ہو پوچھ لیں اور جب وہ طے ہو جائیں پھر میں آپکے اس سوال کا جواب دوں گا۔ مگر تداخل کو میں مناسب نہیں سمجھتا جیسے تداخل طعام درست نہیں ہے یعنی ایک کھایا کھایا پھر کچھ اور کھا لیا پھر کچھ اور اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ سوء ہضم ہو کر ہیضہ یا قے یا کسی اور بیماری کی نوبت آوے اسی طرح تداخل کلام منع ہے تداخل کلام سے کوئی بات محفوظ نہیں رہ سکتی اور انسان اس سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتا بلکہ وہ وقت بالکل ضائع چلا جاتا ہے۔

میری یہی مراد ہے کہ یہ سوالات آپ کے باترتیب ہوں اور ہر سوال کی ایک مد بنائی جاوے اور اسکو دوسرا سوال قرار دیا جاوے اسوقت میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ میں غلط بحث کر کے اپنا وقت ضائع کروں اور آپ کو فائدہ سے محروم رکھوں بلکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کو پورا فائدہ پہونچاؤں جو میرے امکان اور طاقت میں ہے اور اسکے لیے میری رائے میں یہی طریق مناسب ہے جو اختیار کیا گیا ہے۔ میں اسکے آگے جواب دیتے وقت آپ کو بتاؤں گا۔ کہ کفر کے خیالات شروع میں مسلمانوں سے پیدا نہیں ہوے بلکہ انجیل کے ماننے والوں ہی کیطرف سے ان خیالات کی ابتدا ہوئی ہے۔ اور میں اسکو جیسا عیسائی کہا ہے دوسرے وقت پر رکھتا ہوں جب آپ پہلے سوالوں کے جوابات سمجھ لیں گے۔

جو لوگ بحث مباحثہ کرنے کے لیے بیٹھے ہیں اور تلاش حق ان کا مقصد نہیں ہوتا وہ ایک ہی جلسہ میں سب کچھ طے کر لینا چاہتے ہیں میں اسکو مذہبی قماربازی کہتا ہوں جیسے قمارباز ہی چابکدستی اور چالاکی سے ہاتھ مارنا چاہتے ہیں اسی طرح پر یہ لوگ کرتے ہیں اور ہمنے تجربہ سے دیکھ لیا ہے کہ اصل بات کو چھپاتے ہیں اور فرضی اور خیالی باتیں پیش کرتے ہیں۔ پس میں اسکو بہت ہی برا سمجھتا ہوں کہ انسان مذہبی قماربازی کے لیے دست دراز ہو۔ اور خدا کا ذرا بھی خوف اور حیا نہ کر کے اپنی چالاکیوں سے کام لے۔ یہ مذہبی قماربازی کب ہوتی ہے جب دنیا کی ہار جیت اور خیالی فتح و شکست مد نظر ہو۔ اور احباب اور ہمعصروں کی نگاہ میں واہ واہ سننے اور فتحیاب کہلانے کا خیال دل میں ہو۔ یہ قماربازی دنیا کی قماربازی سے بہت ہی بڑھ کر نقصان رساں ہے کیونکہ اسمیں تو صرف مال کا زیان ہے مگر اس قماربازی میں دین اور دنیا دونوں تباہ ہو جاتے ہیں اور تمام اخلاقی اور روحانی قوتیں جو انسان کو اعلی درجہ کے کمالات کا وارث بنا سکتی ہیں ماری جاتی ہیں۔ اور ہر متاع کے ہارنے سے جو رنج پیدا ہوتا ہے وہ ابدی ہوتا ہے پس اس قماربازی کے خیال کو کبھی پاس ہی آنے نہیں دینا چاہیے اگر مقصد عظیم یہ ہو کہ راستبازوں کے نور سے حصہ ملے کبھی کوئی شخص اس نور کو نہیں پا سکتا اور اس متاع کو محفوظ نہیں رکھ سکتا جو فطرت سلیم اسکے پاس ہے جب تک حق گوئی اور حق جوئی اور پھر قبول حق کے لیے ساری دنیا کو اس کے سامنے مردہ قرار نہ دے لے اور ان امور کے لیے خدا تعالی سے ایک عہد کر لے جو ایسا عہد خدا تعالی سے نہیں کرتا وہ خدا کو مانکر بھی دہریہ ہے ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیے کہ جیسے امراض کا بحران ہوتا ہے اسی طرح پر مختلف ملتوں اور مذہبوں کے بحران کے یہ ایام ہیں شیطان کی بھی یہ آخری جنگ ہے اسلیے وہ اپنے تمام آلات حرب و ضرب لیکر حق کے مقابلہ میں نکلا ہے اور وہ پورے زور اور پوری طاقت سے کوشش کرتا ہے کہ حق پر غلبہ پا وے مگر خدا نے بھی یقین دلایا ہے کہ اسکی یہ ساری کوشش بے سود اور بے فائدہ ہوگی اور بہت جلد وہ وقت آتا ہے کہ شیطان مارا جاوے گا اور ملایک کی فتح ہوگی۔ مگر باینہمہ وہ اپنی پوری طاقت سے اسوقت میدان میں آیا ہے اور اسکے بالمقابل حق بھی ہے اور اسکے سامان اور ہتھیار بھی آسمان سے نازل ہو رہے ہیں۔ چونکہ اسوقت دونوں میدان میں ہیں پس تمکو واجب ہے کہ حق کا ساتھ دو۔

اور میں نے بارہا اس امر کو بیان کیا ہے اور اب پھر بتاتا ہوں کہ حق کی شناخت کے واسطے تین نشان ہیں ان پر اگر تم اسکو جسے حق کہا جاتا ہے پرکھلو گے تو تمکو شیطان دھوکا نہ دے سکے گا۔ ورنہ اُس نے اپنی طرف سے التباس حق و باطل کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

اور وہ نشان یہ ہیں اول نصوص صریحہ۔ یعنی جو معتقدات ہم رکھتے ہیں دیکھنا چاہیے کہ کیا ان کا نام و نشان خدا تعالی کی کتاب میں بھی پایا جاتا ہے یا نہیں۔ اگر اس کے متعلق منقولی شہادت یعنی نصوص صریحہ قطعیہ نہوں تو خود سوچنا چاہیے کہ اسکو کہاں تک وقعت دیجا سکتی ہے۔ مثلاً جیسے کیمیاگر کہتا ہے کہ میں اکہزار کا دس ہزار کر دیتا ہوں تو کیا یہ ضروری نہیں کہ ہمیں علم ہو کہ پہلے کتنے ایسے بزرگ گذرے ہیں۔ لیکن جب ہم اسپر غور کرینگے تو معلوم ہوگا کہ ہزاروں نے ایسی باتوں میں آکر نقصان اٹھایا ہے ہمارے اس علاقہ میں ایک کیمیاگر اسی طرح پر دو آدمیوں کو ایک ہی وقت میں ٹھگ کر لیگیا غرض پہلا نشان نصوص صریحہ کا ہے اس کے ذریعہ اگر ہم عیسائیوں کے عقائد کو پرکھنے لگیں تو صاف معلوم ہو جاوے گا کہ ذرا بھی حق کی چمک اسمیں نہیں ہے جیسا کہ کل میں نے بیان کیا تھا کہ تثلیث اور یسوع کی خدائی کی بابت اگر یہودیوں سے پوچھا جاوے اور انکی کتابوں کو ٹٹولا جاوے تو صاف جواب ہے وہ کبھی تثلیث کے قائل نہ تھے اور نہ کبھی انہوں نے کسی جسمانی خدا کی بابت اپنی کتاب میں پڑھا تھا جو کسی عورت کے پیٹ سے عام بچوں کی طرح حیض کے خون سے پرورش پا کر نو مہینے کے بعد پیدا ہونیوالا ہو۔ اور انسانوں کے سارے دکھ خسرہ چیچک وغیرہ جو انسانوں کو ہوتے ہیں اٹھا کر آخر یہودیوں کے ہاتھ سے مار کھاتا ہوا صلیب پر چڑھایا جاوے اور پھر ملعون ہو کر تین دن ہاویہ میں رہیگا یا باپ بیٹا روح القدس کے مجموعہ اور مرکب خدا ہی کا ذکر انکی کتابوں میں کہیں ہوتا اگر تو ہم عیسائیوں سے ایک عرصہ سے سوال کرتے رہے ہیں وہ دکھائیں برخلاف اس کے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہودیوں نے منجملہ اور اعتراضوں کے جو اسپر کیے سب سے بڑا اعتراض یہی تھا کہ یہ خدا کا بیٹا اور خدا بنتا ہے اور یہ کفر ہے اگر یہودیوں نے توریت اور نبیوں کے صحیفوں میں یہ تعلیم پائی تھی کہ دنیا میں خود خدا اور اس کے بیٹے بھی ماریں کھانے کے لیے آیا کرتے ہیں اور انہوں نے اس بلایع کو دیکھا تھا۔ تو پھر انکار کی وجہ کیا ہو سکتی تھی؟ اصل حقیقت یہی ہے کہ اس معیار پر یہ عقیدہ کبھی پورا نہیں اتر سکتا اس لیے کہ اس میں حقانیت کی روح نہیں ہے۔

اور دوسرا طریق شناخت حق اور اہل حق کا یہ ہے کہ عقل سلیم بھی انکی ممد اور معاون ہو۔ عقل ایسی چیز ہے کہ اگر اسے چھوڑ دو تو دین اور دنیا دونوں کے کاموں میں فتور پیدا ہوتا ہے۔ اب عقل کے معیار پر اسکو کسا جاوے تو وہ دور سے ان عقاید کو رد کرتی ہے کیا عقل کے نزدیک یہ بات قابل تسلیم ہو سکتی ہے کہ ایک عاجز مخلوق بھی جسمیں انسانیت کے سارے لوازم اور بشری کمزوریوں کے سارے نمونے موجود ہیں خدا ہو سکتا ہے؟ کیا عقل اس بات کو ایک لمحہ کے لیے بھی روا

رکھ سکتی ہے کہ مخلوق اپنے خالق کو کوڑے مارے اور خدا کے بیٹے اپنے "قادر خدا" کے منہ پر تھوکیں اور اسکو پکڑیں اور سولی کھینچیں اور وہ یہ ساری ذلت دیکھکر اور خدا ہو کر اپنی رسوائی کا تماشا دکھاتا رہے؟ کیا عقل مان لیتی ہے کہ ایک عورت کا بچہ جو نو مہینے تک پیٹ میں رہے اور خون حیض کھاوے اور آخر عام بچوں کی طرح چلاتا ہوا شرمگاہ سے پیدا ہو وہ خدا ہوتا ہے؟ کیا کسی دل کو اسپر اطمینان ہو سکتا ہے کہ ایک شخص خدا کہلا کر ساری رات موت سے بچنے کے لیے دعا کرتا رہے اور قبول نہ ہو؟ ایسا ہی کبھی عقل یہ تجویز نہیں کر سکتی کہ کسی کی خودکشی سے دوسرے کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگر مسیح کے روٹی کھانے سے حواریوں کے پیٹ بھر جاتے تھے اور عقل کے نزدیک یہ جائز ہے تو شاید یہ بھی سچ ہو کہ کسی کے دردسر کا علاج اپنے سر میں پتھر مارنا بھی ہے۔

تیسرا ذریعہ شناخت کا یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کبھی سچے مذہب کو ضائع نہیں کرتا اور اہل حق کو ہرگز نہیں چھوڑتا۔ کیونکہ وہ سچ تعالےٰ کا باغ ہے اور کبھی کسی نے نہیں دیکھا ہو گا کہ ایک شخص باغ لگا کر اپنے باغ کی طرف سے بالکل لاپروا ہو جاوے نہیں بلکہ اسکی آبپاشی شاخ تراشی اور حفاظت وغیرہ تمام امور کا جو اسکی سرسبزی اور شادابی کے لیے ضروری ہیں پورا اہتمام کرتا ہے اسی طرح پر اللہ تعالےٰ اپنے راستبازوں اور وحی ہوئی صداقتوں کی تائید کے لیے ہمیشہ تازہ بتازہ تائیدات دیتا رہتا ہے جنکی روشنی میں صادق چلتا ہے اور شناخت کیا جاتا ہے۔

اب عیسائیوں کے عقائد اور مذہب کو اس معیار پر بھی آزما کر دیکھلو کہ ان میں بجز بوسیدہ ہڈیوں اور مردہ باتوں کے اور کیا رکھا ہے بالاتفاق وہ مانتے ہیں کہ انمیں آج ایک بھی ایسا شخص نہیں جو اپنے مذہب کی صداقت اور مسیح کی سچائی پر اپنے نشانات کی مہر لگا سکے۔ یہ تو بڑی بات ہے میں کہتا ہوں کہ انجیل کے قرار دادہ نشانوں کے موافق تو شاید ایمان ثابت رہنا بھی ایک امر محال ہو گا۔

اچھا! نئے نشانات کو تو جانے دو عیسائی مذہب جو اپنے تائیدی نشانوں کے لیے مسیح کی طرف پتہ دیتا ہے کہ اسنے فلاں قبر سے مردہ اٹھایا تھا وہ بجز قصوں کے اور کیا وقعت رکھ سکتے ہیں اسی لیے میں نے بارہا کہا ہے کہ یہ سلب امراض کے عجوبے جو بعض ہندو سنیاسی بھی کرتے ہیں اور اس ترقی کے زمانہ میں مسمریزم والے بھی دکھاتے ہیں آج کوئی معجزات کے رنگ میں نہیں مان سکتا۔ اور پیشگوئی ہی ایک ایسا زبردست نشان ہے جو ہر زمانہ میں قابل عزت سمجھا جاتا ہے مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسیح کی جو پیشگوئیاں انجیل میں درج ہیں وہ ایسی ہیں کہ انکو پڑھ کر ہنسی آتی ہے کہ قحط پڑینگے۔ زلزلہ آئینگے مرغ بانگ دیگا وغیرہ اب ہر ایک گاؤں میں جا کر دیکھو کہ ہر وقت مرغ بانگ دیتے ہیں یا نہیں اور قحط اور زلزلے بالکل معمولی باتیں ہیں۔ جو آج کل کے مدبر تو اس سے بھی بڑھ کر بتا دیتے ہیں کہ فلاں وقت طوفان آئے گا۔ فلاں وقت بارش شروع ہو گی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو دیکھو کہ کسطرح چھ سو سال پہلے کہا کہ ایک آگ نکلے گی جو سبزی کو چھوڑ دیگی اور پتھر کو گلا دیگی اور بعینہٖ پوری ہوئی۔ اس قسم کی درخشاں پیشگوئیاں تو پیش کریں۔ میں نے ایک ہزار روپیہ انعام کا اشتہار مسیح کی پیشگوئیوں کے لئے دیا تھا مگر آج تک کسی عیسائی نے ثابت نہ کیا کہ مسیح کی پیشگوئیاں ثبوت کی قوت اور تعداد میں میری پیشگوئیوں سے بڑھکر ہیں جنکا گواہ سارا جہان ہے۔

مسیح کے معجزات جو قصص کے رنگ میں ہیں ان سے کوئی فوق العادت تائید الٰہی کا پتہ نہیں لگتا جبکہ آج اس سے بھی بڑھکر طبی کرشمے اور عجائبات دیکھے جاتے ہیں خصوصاً ایسی حالت میں کہ خود انجیل میں ہی لکھا ہے کہ ایک تالاب تھا جس میں ایک وقت پر غسل کرنیوالے شفا پا لیتے تھے اور اب تک یورپ کے بعض ملکوں میں ایسے چشمے پائے جاتے ہیں اور ہمارے ہندوستان میں بھی بعض چشموں یا کنوؤں کے پانی میں ایسی تاثیر ہوتی ہے تھوڑے دن ہوئے اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ ایک کنوئے کے پانی سے جذامی اچھے ہوئے گئے ہیں۔ اب عیسائی مذہب کے کن تائیدی نشانوں کو ہم دیکھیں پچھلوں کا یہ حال ہے۔ اور اب کوئی دکھا نہیں سکتا۔ اگر اسیطرح ہی مان لینا ہو تو ہندوں نے کیا قصور کیا ہے۔ (باقی آئندہ)

بقیہ

خطبہ عید الفطر

از حکیم الامت

سلسلہ کیلیے دیکھو نمبر ۳ جلد ۹

غرض یہ آیت لَوْ تَقَوَّلَ والی ہر ایک مفتری اور صادق مامورمن اللہ میں امتیاز کرنے والی اور صادق کی صداقت کا کامل معیار ہے لیکن اگر کوئی نادان یہ کہے کہ اس سے تاریخ کا پتہ کیونکر لگائیں اور میعاد مقررہ کیونکر معلوم ہو؟ میں کہتا ہوں ان امور کے لیے اسی قدر کافی ہے کہ یہ آیت مکی ہے اگر اسپر بھی کوئی یہ کہے کہ مکی اور مدنی آیتوں کا تفرقہ مشکلات میں ڈالتا ہے۔ اور اصطلاحات میں اب تک بھی اختلاف چلا آتا ہے تو میں کہتا ہوں اس سے بھی ایک آسان تر راہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اس آیت کو آخری آیت ہی تجویز کر لو۔ پھر بھی تمکو ماننا پڑیگا کہ تیئیس ۲۳ برس تک خیر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت۔ عظمت وجبروت۔ عزت وجاہت۔ تائید ونصرت۔ دشمن کے خسران کے لیے ایک فیصلہ کن امر ہے۔ اب بتاؤ کہ کیا حجت باقی رہی؟ مکی مدنی کا فیصلہ نہ کرو۔ اصطلاحات کے تفرقہ میں نہ پڑو۔ اس تیئیس ۲۳ سال کی عظیم الشان کامیابیوں کا کیا جواب دوگے بس بہرحال ماننا پڑے گا کہ اسقدر عرصہ دراز یک جو چوتھائی صدی تک پہونچتا ہے اللہ تعالےٰ مفتری کو مہلت نہیں دیتا۔

ایک راستباز کی صداقت کا پتہ اس کے چہرہ سے۔ اس کے چال چلن سے اسکی تعلیم سے ان اعتراضوں سے جو اسپر کیے جاتے ہیں اس کے ملنے والوں سے لگ سکتا ہے لیکن اگر کوئی نادان ان امور سے پتہ نہ لگا سکے تو آخر ۲۳ سال کی کافی مہلت اور اسکی تائیدیں اور نصرتیں اسکی سچائی پر مہر کر دیتی ہیں میں جب اپنے زمانہ کے راستباز کی مخالفو اور حضرت نوح علیہ السلام کے مخالفوں

کے حالات پر غور کرتا ہوں تو مجھے اس زمانہ کے مخالفوں کی حالت پر بہت رحم آتا ہے کہ یہ ان سے بھی جلد بازی اور شتاب کاری میں آگے بڑھے ہوئے ہیں وہ نوح علیہ السلام کی تبلیغ اور دعوت کو سنکر اعراض تو کرتے ہیں مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں فتربصوا بہ حتی حین چندے اور انتظار کرو مفتری ہلاک ہو جاتا ہے اسکا جھوٹ خود اس کا فیصلہ کر دے گا مگر یہ شتاب کار ناداں اتنا بھی نہیں کہہ سکتے
العجب ثم العجب!!

غرض جب ان شریروں کی شرارت اور تکذیب حد سے گذر گئی تو چونکہ مامور من اللہ بھی انسان ہی ہوتے ہیں۔ اعدا کی تکذیب اور نہ صرف تکذیب بلکہ مختلف قسم کی تکالیف خود اسے اور اسکے احباب کو دی جاتی ہیں تو وہ بے اختیار ہو کر لو کان الوباء المتبر کہہ اٹھتا ہے ایسی حالت میں حضرت نوح علیہ السلام نے بھی کہا رب انصرنی بما کذبون۔ اے میرے مولیٰ! میری مدد کر و میری ایسی تکذیب کی گئی ہے جس کا تو عالم ہے۔ جب معاملہ اس حد تک پہونچا تو خدا کی وحی یوں ہوتی ہے۔
ان اصنع الفلک باعیننا ووحینا ہماری وحی کے موافق ہماری نظر کے نیچے ایک کشتی طیار کرو اور اپنے والوں کو بھی ساتھ لے لو تو ہم تمکو اور تمہارے والوں کو بچا لینگے اور شریر مخالفوں کو غرق کر دیں گے
چنانچہ حضرت نوح نے ایک کشتی طیار کی اور اپنی جماعت کو لے کر اسمیں سوار ہوئے خدا کا غضب پانی کی صورت میں نمودار ہوا۔ وہی پانی حضرت نوح کی کشتی کو اٹھانے والا ٹھیرا اور اسی نے طوفان کی صورت اختیار کر کے مخالفوں کو تباہ کر دیا اور نتیجہ نے حضرت نوح علیہ السلام کی سچائی پر مہر کر دی۔ غرض یہ آسان پہچان ہے راستباز کی۔
مجھے چونکہ اور بھی بہت سے کام ہیں میں خطبہ کو ختم کرنا چاہتا ہوں اور پھر مختصر سی بات کہکر اسکو ختم کرتا ہوں کہ جسطرح اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو اپنی خاص حفاظتوں میں لاتا ہے ارضی بیماریوں اور دکھوں سے بچاتا ہے آسمانی مشکلات سے بھی محفوظ رکھتا ہے اور انکی نصرت فرماتا ہے اسیطرح وہ لوگ جو سچے طور سے انکا ساتھ دیتے ہیں یا یوں کہو کہ ان کے رنگ میں رنگین ہو کر وہی بنجاتے ہیں سچا تقویٰ اور حقیقی ایمان حاصل کرتے ہیں اور مامور کا دعویٰ اور نمونہ بھی بنجاتے ہیں تو سلسلہ کی عظمت و ترقی اور نصرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ ان کو بھی شریک کر لیتا ہے
جو لوگ حضرت اقدس کے رات کے وعظ میں شریک تھے انکو معلوم ہوگا اور جو بد قسمتی سے نہیں پہونچے ان کو میں ایک جملہ میں اس کا مغز اور خلاصہ بتا دیتا ہوں کہ انسان سچا متقی سچا مومن اور خدا کے حضور راستباز تب ٹھیرتا ہے جب وہ دین کو دنیا پر مقدم کر لے
یہ چھوٹی بات نہیں کہنے کو بہت مختصر مگر حقیقت میں تمام نیکیوں کی جامع اور تمام اعمال حسنہ پر مشتمل ہے۔
یاد رکھو کبھی کسی گناہ کو چھوٹا اور حقیر نہ سمجھو چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے انسان ایک خطرناک اور گھیر لینے والے گناہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ تمہیں معلوم نہیں یہ پہاڑ چھوٹے چھوٹے ذرات سے بنے ہیں یہ عظیم الشان بڑ کا درخت ایک بہت ہی چھوٹے سے بیج سے ہوتا ہے۔ بڑے بڑے اجسام انہی باریک ذرات سے بنے ہیں جو نظر بھی نہیں آتے پھر گناہ کے بیج کو کیوں حقیر سمجھتے ہو؟ یاد رکھو چھوٹی چھوٹی بدیاں جمع ہو کر آخر پیپ ڈالتی ہیں انسان جب چھوٹا سا گناہ کرتا ہے تو اس کے بعد اور گناہ کرتا ہے یہانتک کہ خدا تعالیٰ کی حد بندی کو توڑ کر نکل جاتا ہے جسکا نام کبیرہ ہوتا ہے اور پھر راستبازوں کے قتل کی جرأت کر بیٹھتا ہے۔
اسیطرح چھوٹی سی نیکی اگر کرو تو اس سے ایک نور معرفت پیدا ہوتا ہے۔ نیکی اور بدی کی شناخت کا مدار ہے قرآن شریف کے علم پر اور وہ منحصر ہے سچے تقوے پر چنانچہ فرمایا واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ۔ اور فرمایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ جب اللہ تعالیٰ میں ہو کر انسان مجاہدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی راہیں اسپر کھول دیتا ہے پھر سچے علوم سے معرفت نیکی اور بدی کی پیدا ہوتی ہے اور خدا کی عظمت و جبروت کا علم ہوتا ہے اور اس سے سچی خشیت پیدا ہوتی ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ یہ خشیت بدیوں سے محفوظ رہنے کا ایک باعث ہوتی ہے۔ اور انسان کو متقی بناتی ہے اور تقویٰ سے محبت الٰہی میں ترقی ہوتی ہے۔ پس خشیۃ سے گناہ سے بچے اور محبت سے نیکیوں میں ترقی کرے تب بیڑا پار ہوتا ہے۔ اور مامورین اللہ کے ساتھ ہو کر اللہ تعالیٰ کے غضبوں سے جو زمین سے یا آسمان سے نکلتے ہیں محفوظ ہو جاتا ہے۔
یہ بات کہ دین کو ہمنے دنیا پر مقدم کیا ہے یا نہیں ہمکو واجب ہے کہ ہم اپنے تمام معاملات میں دین کے ہوں یا دنیا کے متعلق ہوں یا مال کے متعلق ہر وقت سوچتے اور پرکھتے رہیں اور اپنا محاسبہ آخرت کے محاسبہ سے پہلے آپ کریں اور جب خدا کی راہ میں قدم اٹھایا جاتا ہے تو معرفت کا نور ملتا ہے۔ پس کوشش کرو۔ استغفار کرو۔ اور جس درخت کے ساتھ تمنے اپنا آپ پیوند کیا ہے اسکے رنگ میں رنگین ہو کر قدم اٹھاؤ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔

تلاوۃ قرآن کریم کے لئے اشارات

ازدرس حکیم الامت

۲۰ جنوری سورۃ المومنون رکوع ۳ ۱۹۰۲ء

اترفنٰھم۔ آسودہ حال بنایا۔ فارغ البال کیا تنعم عطا کیا۔ ھیھات ہم صوت ہے پنجابی اور ہندی میں ہائے ہائے۔ نموت ونحیا۔ تناسخ کے رنگ میں ملتے تھے کہ بعضنا یموت وبعضنا یحیی۔ الصیحۃ عذاب شدید۔ بالحق ثابت و برقرار رہنے والا۔ غثاء کوڑا کرکٹ۔ جو سیلاب کی جھاگ کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ بُعدًا۔ دور کر دیتا جلا وطن کر دینا۔ ما تسبق من امۃ اجلھا۔ کوئی امت اپنی اجل کو آگے نہیں کر سکتی۔ تترا۔ لگاتار۔ پے در پے۔ ربوۃ بلند اونچی جگہ ذات معین۔ چشمہ والے۔

۴ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء (رکوع ۴)

طیّبٰت۔ ہر پہلو میں پسندیدہ چیز۔ طبّی رو سے مفید صحت۔ شرعاً حلال۔

غذا کا اثر چونکہ جسم پر پڑتا ہے اور جسم روحانی افعال و اعمال پر موثر ہے اسلیے فرمایا یا ایھا الرسل کلوا من الطیبٰت واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم۔

اعمال صالحہ کے دو بڑے ذریعے بیان فرمائے ہیں اول طیّب غذا کا کھانا دوم اللہ تعالیٰ کو اپنے اعمال کا علیم ماننا۔ گناہ سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے رُکے رہنے کا یہ زبردست ذریعہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے علیم ہونے اور اپنی موت پر ہر وقت یقین رکھے۔ وان ھذہ امتکم یہی تو صرف تمھاری ملت ایک ہی ملت ہے۔

فاتقون

۱۔ خدا متقی کے ساتھ ہوتا ہے ۲۔ اللہ والی و مختار ہوتا ہے ۳۔ اللہ اسے علم سکھاتا ہے ۴۔ اسکے دشمن ہلاک کرتا ہے ۵ رزق بیگمان عطا کرتا ہے ۶۔ تنگی سے نجات دیتا ہے ۷ ہر مقابل پر اسے غلبہ دیتا ہے۔ ۸۔ اللہ اس سے محبت کرتا ہے ۹ الزام کی جگہ عطا فرماتا ہے ۱۰۔ اسکی غلطی سے آگاہ کرتا ہی ۱۱۔ اس کی عبادت اور اعمال قبول ہوتے ہیں۔

غمرت۔ جہالت۔ گھمن گھیر جسمیں ڈوبنے والا گم ہو جاتا ہے۔ زبرا۔ ٹکڑے ٹکڑے۔
مشفقون۔ ڈرتے ہیں۔
یسٰرعون فی الخیرات نیکی میں قدم مارتے ہیں۔ لدینا کتاب ینطق بالحق۔ (شیعہ اس مقام پر سوچیں) کہ ہماری کتاب قرآن شریف حق کے ساتھ بولتی ہے۔ چونکہ کلام اصل میں اولًا و بالذات متکلم کے پاس ہوتا ہے اسلیے لدینا فرمایا۔

قرآن شریف کے نزول کے وقت آواز اور الفاظ بھی تھے اگر کوئی کہے کہ تشبیہ ہو جاتی ہے اور لیس کمثلہ شیء کے خلاف ہے وہ سوچے کہ اگر ایسا نہ ہو تو پھر بھی تو تشبیہ اور شک ہوتی ہے۔ تجئرون۔ چلاّ کر دتے عاجزی کرتے ہو۔ ینکصون۔ اُلٹے چلے جاتے ہیں۔ مستکبرین بہ۔ تکبر کرتے ہو بیت اللہ کے سبب سے کہ وہ تمھارے پاس ہے۔ اور تم متولی ہو۔ سامرا۔ فسانہ گو بنکر تہجرون چھوڑتے ہو قرآن کریم کو۔ القول قرآن شریف۔ اھوا۔ بری ہوئی خواہشات۔ ذکر۔ شرافت عزت۔ ناکبون ہٹ جاتے ہیں۔ استکانوا۔ عجز کرنا۔ مبلسون۔ ناامید۔

سلسلہ عالیہ کے متعلق

امتحان! امتحان!! امتحان!!!

امتحان کے لیے درخواستیں بہت جلد آنی چاہییں۔ جو لوگ عدم توجہی سے کام لے رہے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ درخواستیں قبل از وقت آنا ازبس ضروری ہیں کیونکہ فروری کے آخر میں یہ درخواستیں حضرت حجۃ اللہ کے حضور پیش کی جائیں گی ابھی تک بہت تھوڑی درخواستیں آئی ہیں۔

جناب میرزا خدا بخش صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاطر سے بہت جلد دورہ پر روانہ ہونے والے ہیں اور غالباً سب سے پہلے وہ پنجاب کے شمالی مغربی حصہ کیطرف جائیں گے۔ مدرسہ کی عمارت اور سلسلہ کی دوسری ضروریات کے لیے سردست پچیس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے جو وہ قوم سے لینا چاہتے ہیں اگر قوم کے جمیع افراد کوشش کریں تو اس رقم کا جمع ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

منارۃ المسیح کی تعمیر کا کام بہت جلد شروع ہونے والا ہے اینٹیں طیار ہو چکی ہیں بنیاد کی کھدائی کا کام بہت جلد شروع کیا جاوے گا۔

ان کتابوں کے متعلق جو انوار احمدیہ پریس کی چھپی ہوئی ہیں براہ راست حکیم فضل الدین صاحب مہتمم کتب خانہ کے نام درخواست آنی چاہیے ایڈیٹر الحکم ایسے خطوط کی تعمیل اپنی مصروفیت کیوجہ سے نہیں کر سکتا اور یہی سہولت کے لیے وہ کتابیں بھی جو دفتر الحکم سے متعلق ہیں حکیم صاحب موصوف کے پاس رکھدی گئی ہیں۔

پیسہ اخبار کی شوخ چشمی اور افترا پردازی

قابل توجہ گورنمنٹ

پیسہ اخبار لاہور نے ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کی اشاعت میں ایک خطرناک غلط بیانی کی تھی۔ اور خواہ نخواہ گورنمنٹ کی لسان بنکر (جسکا اُسکے پاس کوئی ثبوت نہیں) گورنمنٹ کے ایک قدیم وفادار خاندان اور گورنمنٹ کی ایک کثیر التعداد وفادار رعایا کا دشمن ظاہر کیا تھا اور پبلک کو ایک خطرناک مغالطہ میں ڈالکر بدظن کرنا چاہا تھا جبکہ اُسنے گورنمنٹ کی زبان سے یہ ظاہر کیا کہ ایک نصف صدی کے آزمودہ وفادار اور گورنمنٹ کے لیے سر بکف خاندان کی خدمات کو وہ غیر خالص سمجھتی ہے۔ یہ ایک شرمناک غلط بیانی تھی جسپر ہمنے ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کے الحکم میں گورنمنٹ کو اس خیرہ چشم اخبار کی اس نامناسب حرکت پر متوجہ کیا تھا۔ اور ہمنے چاہا تھا کہ گورنمنٹ بذریعہ پریس میمو اس غلط بیانی کی تردید کر دے اور پیسہ اخبار سے جواب لے کہ اسے کسنے اس قسم کا حق عطا کیا ہے کہ گورنمنٹ کی لسان بنے۔

پیسہ اخبار اپنی اس افترا پردازی اور غلط بیانی کا نیک نیتی اور عاجزی سے اعتراف کرنے کے بجائے اپنے ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کے اشو میں اسکو قابل شرم حیلوں سے چھپانے کی سعی کرتا ہے۔ اور افترا پر افترا باندھتا ہے اور اپنی پردہ پوشی کے لیے وہ طریق اختیار کرتا ہے جو اُسکے اندرونی برص کو اور بھی کھولکر دکھا دے ٭ ہم اس معاملہ کو ہرگز نظر انداز کرنا نہیں چاہتے کہ پیسہ اخبار نے گورنمنٹ کی زبانِ حال سے حضرت مسیح موعود کی خدمات کو غیر خالص قرار دیکر تمام وفادار رعایا کو

گورنمنٹ سے بدظن اور مایوس کرنا چاہتا ہے اور پیسہ اخبار کی یہ حرکت ہرگز ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ وہ نظر انداز کی جاوے۔ اور کیا اس قسم کی تحریریں پبلک کے خیالات کو صدمہ پہونچانے والی اور ایک زہریلا اثر پیدا کرنے والی نہیں ہیں؟

یہ غلط بیانی تھی جسکو پیسہ اخبار نے اپنی اس جدید اشاعت میں چھپانا چاہا ہے اور تا چاہیے بھولے میاں بنتے ہیں کہ الحکم کے ۱۷ کالم کے مضمون میں یہ اسکو نظر نہیں آسکی۔ اور اگر اسوقت نہیں دیکھ سکے تو اب دیکھ لے۔

ایک متدین اور خود شناس اخبار نویس کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ وہ کوئی ایسی بات ناحق قلم سے نہ نکالے جسکا اس کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو۔ ہم اس قسم کے بہت سے ثبوت پیش کر سکتے ہیں کہ گورنمنٹ حضرت مسیح موعود کے خاندان کی وفادارانہ خدمات کا اعتراف کر چکی ہے اور خود حضرت مسیح موعود کی ذاتی خدمات کا بھی اسنے وقتاً فوقتاً اعتراف کیا ہے جیسا کہ گورنمنٹ پنجاب اپنی چٹھی نمبری ۲۱۳ ایس مورخہ ۱۱ جون ۱۸۹۸ء میں بایں الفاظ اعتراف کیا ہے کہ حضور ممدوح (نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب) کا منشا ہے کہ میں اس مدد کے شکریہ کا اظہار کروں جو اس جلسہ کے ممبروں نے گورنمنٹ کو دی"۔

اور ایسا ہی صوبہ پنجاب کا مقتدر روزانہ انگریزی اخبار جو نیم سرکاری اخبار کہا جاتا ہے جسنے ۱۰ جون ۱۹۰۱ء کی اشاعت کے ایک نوٹ میں حضرت مسیح موعود کی جماعت کو ایک بڑی **باوقار جماعت تسلیم کرتا ہے** اور جو کارروائی اس باوقار جماعت کی طرف سے طاعون کے متعلق کی گئی اسکو **وفادارانہ** مدد مانتا ہے۔

پھر بھی پیسہ اخبار کا گورنمنٹ کی لسان ہو کر یہ ظاہر کرنا کہ **گورنمنٹ ان خدمات کو غیر خالص قرار دیتی ہے** کیا گورنمنٹ کی توہین اور گورنمنٹ پر ناقدرشناسی کا الزام دینا نہیں ہے؟ اور کیا یہ خطرناک جھوٹ نہیں ہے جو پولیٹیکل زہریلے مواد پھیلا سکتا ہے؟ اسپر بھی پیسہ اخبار کہتا ہے کہ مجھے وہ **خطرناک غلط بیانی** نظر نہیں آئی؟ کیا اس طریق سے یہ زہرناک اور متعفن تحریر گورنمنٹ کی نگاہ سے پوشیدہ ہو سکتی ہے کبھی نہیں۔ یہ وہ **خطرناک غلط بیانی** ہے جسپر ہمنے گورنمنٹ کی توجہ کے لیے ۱۰ جنوری کے الحکم میں ظاہر کی تھی۔ اب ہم پیسہ اخبار کے ان مغالطوں اور غلط بیانیوں کو پیش کرتے ہیں جو اسنے ۲۵ جنوری ۱۹۰۲ء کے پیسہ اخبار میں کی ہیں۔

پہلی غلط بیانی

جو مضمون ۱۰ جنوری ۱۹۰۲ء کے الحکم میں شائع ہوا ہے جو ایڈیٹر الحکم کا اپنا مضمون اور ذاتی رائے ہے اسکو حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کرتا ہے۔ پیسہ اخبار کے ایڈیٹر میں اگر شرم و حیا کا مادہ مفقود نہیں ہو گیا اسنے اگر اپنی اس تحریر میں کمینہ جھوٹ کی نجاست پر خود منہ نہیں مارا ہے تو اسکا فرض ہے کہ وہ اس تحریر کو پیش کرے جو حضرت مسیح موعود کی اس کے پاس ہے اور جسکی نقل ۱۰ جنوری کے الحکم میں طبع ہوئی ہے۔ اور ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ پیسہ اخبار کبھی بھی اس امر کو ثابت نہیں کر سکتا۔ پھر ہم پیسہ اخبار سے ہی پوچھتے ہیں کہ کیا وہ اس کا نام ایمانداری۔ دیانت خدا ترسی اور انصاف اور راست بازی رکھیگا کہ ایک غیر متعلق بات کو خواہ نہ خواہ ایک بزرگ کی طرف منسوب کر دیا جاوے؟ اور وہ بھی بدون کسی ثبوت کے؟ اس قسم کا شرمناک جھوٹ بولتے ہوے بھی دوسروں کو **کمینہ جھوٹ** کا الزام دینا ضرور سفاہت ہے۔ اور پیسہ اخبار کی تحریر کردہ ضرب المثل الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے اسی کے حسب حال ہے۔ اور الحکم کے آئینہ میں اسکا اپنا ہی چہرہ اسے نظر آیا ہے

دوسری غلط بیانی

پیسہ اخبار لکھتا ہے کہ مرزا صاحب کے ایک نہایت مکروہ اشتہار پر نکتہ چینی کی گئی تھی جسمیں انہوں نے گورنمنٹ انگریزی کی نظر میں سوائے اپنے معدودے چند پیرووں کے باقی سات کروڑ مسلمانان ہندوستان کو سرکار کے خطرناک دشمن اور جہاد کے شائق ثابت کرنے کی کوشش کی ہے" یہ سراسر کمینہ جھوٹ ہے اور ایک خطرناک مغالطہ ہے جو گورنمنٹ اور پبلک کو پیسہ اخبار نے دینا چاہا ہے۔ پیسہ اخبار اس سے تمام مسلمانوں کو ان لوگوں کے ذیل میں داخل کرنا چاہتا ہے جو مولوی اور ملا کہلاتے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود کے خلاف وہی لوگ ہیں جنکی تعداد بہت ہی محدود اور قلیل ہے اور پچاس ہزار سے بھی متجاوز نہوگی* اور یہی وہ گروہ ہے جو خونی مہدی کی خوفناک لڑائیوں اور ان کے مغانم کثیرہ کا نہایت بے صبری سے انتظار کر رہا ہے اور یہ وہ گروہ ہے جو حضرت مسیح موعود کا یہ دعوے اور بیان (کہ **خونی مہدی اور خونی مسیح** کوئی آنے والا نہیں بلکہ جسطرح موسوی سلسلہ کے خاتم مسیح چودھویں صدی میں جمالی رنگ میں آیا تھا اسی طرح محمدی سلسلہ کا چودھواں مجدد امن اور صلحکاری پھیلانے کے لیے ہم احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال کے اظہار کے لیے عیسوی بروز ہو کر آئے گا اور دین کی تمام لڑائیوں اور جنگوں کا خاتمہ کرے گا۔ اسکے آنے سے مذہب کے لیے ہرگز ہرگز تلوار نہ اٹھائی جاویگی) اور وہ مہدی اور مسیح میں ہوں یہ مسجد نشین ملا جو عوام کی روٹیوں پر بسر کرتے کرتے مکاری بنکوں کی نوٹ پر دانت تیز کیے بیٹھے تھے . . . سنکر جامہ سے باہر نکل گئے اور جھٹ اپنا خانہ ساز ہتھیار کفر کا فتوی دیدیا اور قتل کی دھمکیاں دیں۔ غرض پیسہ اخبار فریب دیتا نہیں تو فریب خوردہ ضرور ہے جبکہ وہ سارے مسلمانوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکتا ہے اور خواہ نہ خواہ ان کو احمدی قوم کے معزز و مقتدر باقی اور قوم کے برخلاف اشتعال دلا کر کہ گویا ہم انکو باغی قرار دیتے ہیں کیا امن عامہ میں خلل اندازی کا موجب اس قسم کی تحریریں ہوتی ہیں یا یہ کہنا کہ اب **جہاد حرام ہے**

ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ پیسہ اخبار کا یہ بیان کہ سات کروڑ مولوی ہیں ہرگز صحیح نہیں مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد تو مذہب اور مذہبی فرائض سے بالکل ناواقف اور بیخبر ہے۔ وہ عام مذہبی فرائض ہی ادا نہیں کر سکتے اور پنجاب میں جو مسلمان ہیں بہت ہی کم حصہ ان میں تعلیم یافتہ ہے وہ اس مسئلہ میں کہ گورنمنٹ انگلشیہ کے ساتھ جہاد حرام ہے ہمارے ساتھ متفق الرائے ہیں یہ لوگ آزاد خیال میں اگرچہ وہ حضرت مسیح موعود کی مسیحیت و مہدویت کے قائل نہیں لیکن متعصب اور فینٹک مولویوں کی طرح وہ کافر کافر ہی نہیں کہتے اور ہم مسیحیت و مہدویت کے انکار میں انکو غلطی پر سمجھتے ہیں تاہم مسلمان جو مولویوں کے حالات سے واقف نہیں ہمارے ساتھ ہیں اور ہوتے جاتے ہیں

---

* کیونکہ عوام جو بالکل جاہل اور دین سے ناواقف ہیں وہ کوئی مستقل رائے نہیں رکھتے ہیں بلکہ وہ ہمارے ساتھ ہیں کیونکہ روز بروز ہمارے ساتھ ملتے جاتے ہیں۔ ایڈیٹر